الفضل

ہفت روزہ انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ:- نصیر احمد قمر

جلد۹ — جمعۃ المبارک یکم رفروری ۲۰۰۲ء — شمارہ۵

۱۷رذوالقعدہ ۱۴۲۲ہجری قمری — یکم رتبلیغ ۱۳۸۱ہجری شمسی

سراپا نور

حضرت ابوذر غفاریؓ کہتے ہیں کہ مَیں نے رسول کریم ﷺ سے پوچھا کہ کیا آپؐ نے اپنے رب کو دیکھا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ”وہ تو نور ہی نور ہے، مَیں اسے کیسے دیکھ سکتا ہوں“۔

(صحیح مسلم کتاب الایمان باب فی قولہ نور)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام﴾

اپنی عورتوں سے ایسے حسن سلوک سے معاشرت کرو کہ ہر ایک عقلمند معلوم کرسکے کہ تم اپنی بیوی سے احسان اور مروّت سے پیش آتے ہو۔

بیوی کے ساتھ جس کا عمدہ چال چلن اور معاشرت اچھی نہیں وہ نیک کہاں۔

”﴿عَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ﴾ درحقیقت نکاح مرد اور عورت کا باہم ایک معاہدہ ہے۔ پس کوشش کرو کہ اپنے معاہدہ میں دغاباز نہ ٹھہرو۔ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے ﴿عَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ﴾ یعنی اپنی بیویوں کے ساتھ نیک سلوک کے ساتھ زندگی بسر کرو۔ اور حدیث میں ہے ”خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِاَهْلِهٖ (بِاَهْلِهٖ۔ اربعین) یعنی تم میں سے اچھا وہی ہے جو اپنی بیوی سے اچھا ہے۔ سو روحانی اور جسمانی طور پر اپنی بیویوں سے نیکی کرو۔ ان کے لئے دعا کرتے رہو اور طلاق سے پرہیز کرو کیونکہ نہایت بد خدا کے نزدیک وہ شخص ہے جو طلاق دینے میں جلدی کرتا ہے۔ جس کو خدا نے جوڑا ہے اس کو ایک گندہ برتن کی طرح جلد مت توڑو“۔(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۲۵ حاشیہ اور اربعین نمبر ۳ صفحہ ۳۸ حاشیہ)

”قرآن شریف میں یہ حکم ہے کہ اگر مرد اپنی عورت کو مروّت اور احسان کی رو سے ایک پہاڑ سونے کا بھی دے تو طلاق کی حالت میں واپس نہ لے۔ اس سے ظاہر ہے کہ اسلام میں عورتوں کی کس قدر عزت کی گئی ہے۔ ایک طور سے تو مردوں کو عورتوں کا نوکر ٹھہرایا گیا ہے اور بہرحال مردوں کے لئے قرآن شریف میں یہ حکم ہے ﴿عَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ﴾ یعنی تم اپنی عورتوں سے ایسے حسن سلوک سے معاشرت کرو کہ ہر ایک عقلمند معلوم کرسکے کہ تم اپنی بیوی سے احسان اور مروّت سے پیش آتے ہو“۔(چشمہ معرفت صفحہ ۲۷۵)

”فحشاء کے سوا باقی تمام کج خلقیاں اور تلخیاں عورتوں کی برداشت کرنی چاہئے۔ اور فرمایا: ہمیں تو کمال بے شرمی معلوم ہوتی ہے کہ مرد ہو کر عورت سے جنگ کریں۔ ہم کو خدا نے مرد بنایا اور یہ درحقیقت ہم پر اتمام نعمت ہے، اس کا شکر یہ ہے کہ عورتوں سے لطف اور نرمی کا برتاؤ کریں......... میرا یہ حال ہے کہ ایک دفعہ مَیں نے اپنی بیوی پر آوازہ کسا تھا اور مَیں محسوس کرتا تھا کہ وہ بانگ بلند دل کے رنج سے ملی ہوئی ہے اور باایں ہمہ کوئی دل آزار اور درشت کلمہ منہ سے نہیں نکالا تھا۔ اس کے بعد مَیں بہت دیر تک استغفار کرتا رہا اور بڑے خشوع و خضوع سے نفلیں پڑھیں اور کچھ صدقہ بھی دیا کہ یہ درشتی زوجہ پر کسی پنہانی معصیت الٰہی کا نتیجہ ہے“۔(الحکم جلد ۴ نمبر ۲ مورخہ ۱۷رجنوری ۱۹۰۰ء صفحہ ۲ اور ۴)

”ہمارے ہادی کامل رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِاَهْلِهٖ تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جس کا اپنے اہل کے ساتھ عمدہ سلوک ہو۔ بیوی کے ساتھ جس کا عمدہ چال چلن اور معاشرت اچھی نہیں وہ نیک کہاں۔ دوسروں کے ساتھ نیکی اور بھلائی تب کر سکتا ہے جب وہ اپنی بیوی کے ساتھ عمدہ سلوک کرتا ہو اور عمدہ معاشرت رکھتا ہو۔ نہ یہ کہ ہر ادنیٰ بات پر زدوکوب کرے۔ ایسے واقعات ہوتے ہیں کہ بعض دفعہ ایک غصہ میں بھرا ہوا انسان بیوی سے ادنیٰ سی بات پر ناراض ہو کر اس کو مارتا ہے اور کسی نازک مقام پر چوٹ لگی ہے اور بیوی مر گئی ہے۔ اس لئے ان کے واسطے اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ ﴿عَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ﴾ ہاں اگر وہ بیجا کام کرے تو تنبیہ ضروری چیز ہے۔ انسان کو چاہئے کہ عورتوں کے دل میں یہ بات جما دے کہ وہ کوئی ایسا کام جو دین کے خلاف اور بدعت ہو کبھی بھی پسند نہیں کر سکتا اور ساتھ ہی وہ ایسا جابر اور ستم شعار نہیں کہ اس کی کسی غلطی پر بھی چشم پوشی نہیں کر سکتا“۔ (الحکم جلد ۴ نمبر ۴۶ مورخہ ۲۴ردسمبر ۱۹۰۰ء صفحہ ۲)

جو صلہ رحمی کرے گا اس کے رزق میں اللہ تعالیٰ برکت عطا کرے گا

انسان اپنی کی ہوئی غلطیوں کی وجہ سے رزق سے محروم کیا جاتا ہے۔

حرام کھانے والے کی دعا قبول نہیں ہوتی۔ رزق میں وسعت اور برکت کے لئے آنحضرتؐ کی بعض دعاؤں کا تذکرہ

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۱۸رجنوری ۲۰۰۲ء)

(لندن ۱۸رجنوری): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی صفت رازق اور رزّاق کے متعلق جو سلسلۂ خطبات جاری ہے وہی اس خطبہ میں بھی جاری رہے گا اور شاید اگلے خطبہ میں بھی جاری رہے۔ چنانچہ حضور انور ایدہ اللہ نے مختلف آیات قرآنیہ، احادیث نبویہ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کے حوالہ سے اس مضمون کو مزید آگے بڑھایا۔

حضور ایدہ اللہ نے آنحضرتؐ کی حدیث کے حوالہ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ طیّب ہے اور طیّب ہی کو قبول فرماتا ہے۔ اللہ نے مومنوں کو وہی حکم دیا ہے جس کا رسولوں کو حکم دیا ہے کہ طیب میں سے کھاؤ اور نیک عمل کرو۔ آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ حرام کھانے والے کی دعا کیسے قبول ہو سکتی ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ سب سے طیب کھانا وہ ہے جو تم خود کما کر کھاؤ اور تمہاری اولاد بھی تمہاری کمائی میں شامل ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک ارشاد کے حوالہ سے حضور نے بتایا کہ جسمانی صلاحیتوں کے انتظام کے لئے پاک چیزوں سے

کھانے کا حکم ہے اور روحانی صلاحیتوں کے انتظام کے لئے عمل صالح کا۔

حضور نے ایک اور حدیث نبوی کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ انسان اپنی کی ہوئی غلطیوں کی وجہ سے رزق سے محروم کیا جاتا ہے۔ حضور نے قرآنی آیت کے حوالہ سے فرمایا کہ کنگال ہونے کے ڈر سے اولاد کو قتل کرنے کی ممانعت کا ایک مطلب یہ ہے کہ اس قسم کی فیملی پلاننگ نہیں کرنی چاہئے جس میں یہ خوف ہو کہ بچے زیادہ ہوں گے تو کھائیں گے کہاں سے۔ حضور نے فرمایا کہ صحابہ بعض اوقات فیملی پلاننگ کر لیا کرتے تھے مگر وہ ایسا رزق کی کمی کے ڈر سے نہیں کرتے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ صلہ رحمی کی طرف بہت کم توجہ ہے۔ کہیں ساس کے حق بہوئیں ادا نہیں کر رہیں اور کہیں بہوؤں کا حق ساسیں ادا نہیں کر رہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو صلہ رحمی کرے گا اس کے رزق میں اللہ تعالیٰ برکت عطا کرے گا۔

حضور ایدہ اللہ نے ﴿مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ﴾ کی تشریح میں فرمایا کہ اس میں موقع و محل کے مطابق اور جس قدر مناسب ہو اس قدر خرچ کرنے کا مضمون ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے ایک حدیث نبوی کی تشریح میں فرمایا کہ بہت سے آدمی مال کی خاطر ہجرت کرتے ہیں اور بعض شادی کی خاطر اور بعض مجھے لکھتے ہیں کہ ہمارے بچے کی ہجرت کروادیں اور وہاں شادی کروادیں۔ حضور نے فرمایا یہ سب لغو اور فضول باتیں ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے سختی سے ان باتوں کی تردید فرمائی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے آنحضرت ﷺ کی بعض ادعیہ مبارکہ کا بھی ذکر فرمایا جن میں رزق میں وسعت اور برکت کی دعا مانگی گئی ہے۔ آپ کی ایک دعا یوں ہے "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْمَا رَزَقْتَنِیْ"۔ کہ اے اللہ میرے گناہ بخش دے اور میرے گھر میں وسعت عطا فرما اور جو رزق تو نے مجھے دیا ہے اس میں برکت عطا فرما۔ اسی طرح حضور اکرم ؐ کا ارشاد ہے کہ جسے اللہ کوئی کھانا کھلائے تو وہ یہ دعا کرے کہ اے اللہ ہمارے لئے اس میں برکت دے اور ہمیں اس سے بھی بہتر رزق عطا فرما۔

❁❁❁❁……✡✡……❁❁❁❁

کچھ تو بتاؤ شاعرِ بیدار، کیا ہوا
کس کی تلاش ہے تمہیں اور کون کھو گیا
آنکھوں میں روشنی بھی ہے ویرانیاں بھی ہیں
اِک چاند ساتھ ساتھ ہے اِک چاند گہہ گیا
تم ہم سفر ہوئے تو ہوئی زندگی عزیز
مجھ میں تو زندگی کا کوئی حوصلہ نہ تھا
تم ہی کہو کہ ہو بھی سکے گا مرا علاج
اگلی محبتوں کے مرے زخم آشنا
جھانکا ہے میں نے خلوتِ جاں میں نگارِ جاں
کوئی نہیں ہے ، کوئی نہیں ہے ترے سوا
وہ اور تھا کوئی جسے دیکھا ہے بزم میں
گر مجھ کو ڈھونڈنا ہے مری خلوتوں میں آ
اے میرے خواب آ مری آنکھوں کو رنگ دے
اے میری روشنی تو مجھے راستا دکھا
اب آ بھی جا کہ صبح سے پہلے ہی بجھ نہ جاؤں
اے میرے آفتاب بہت تیز ہے ہوا
یا رب عطا ہو زخم کوئی شعر آفریں
اِک عمر ہو گئی کہ مرا دل نہیں دُکھا
وہ دَور آ گیا ہے کہ اب صاحبانِ درد
جو خواب دیکھتے ہیں وہی خواب نارسا
دامن بنے تو رنگ ہوا دسترس سے دُور
موجِ ہوا ہوئے تو ہے خوشبو گریز پا
لکھیں بھی کیا کہ اب کوئی احوالِ دل نہیں
چیخیں بھی کیا کہ اب کوئی سنتا نہیں صدا
آنکھوں میں کچھ نہیں ہے بجز خاکِ رہ گزر
سینے میں کچھ نہیں ہے بجز نالہ و نوا
پہچان لو ہمیں کہ تمہاری صدا ہیں ہم
سن لو کہ پھر نہ آئیں گے ہم سے غزل سرا

(عبیداللہ علیم)

نماز جنازہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۵ر جنوری بروز منگل مسجد فضل لندن کے احاطہ میں **مکرم ملک عبدالقادر صاحب آف کھارا نزد قادیان** حال کیلگری (کینیڈا) کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔ مرحوم اپنے بیٹے مکرم عبدالسمیع سہیل صاحب (داماد مکرم چوہدری عبدالرشید صاحب آرکیٹکٹ) کے پاس آئے ہوئے تھے کہ چند دن بیمار رہنے کے بعد ۱۱ر جنوری ۲۰۰۲ء بروز جمعہ صبح چار بجے وفات پا گئے۔ مرحوم موصی تھے۔

اس کے ساتھ ہی حسب ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب بھی ادا کی گئی۔

☆……**مکرم غلام مصطفیٰ صاحب محسن (شہید) آف پیر محل ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ:**

آپ کو کسی دشمن نے ۱۱ر جنوری کی رات کو گولی مار کر شہید کر دیا۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم گھر میں اکیلے تھے۔ اہلیہ اور بچے نزدیکی گاؤں کسووال گئے ہوئے تھے۔ مکرم مربی صاحب پیر محل کہتے ہیں کہ ان کی کوئی کسی سے دشمنی نہیں تھی۔ انہیں دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا۔ دو سال سے بیعتیں کروانے میں اپنے ضلع میں اول آ رہے تھے۔ اس وجہ سے انہیں دھمکیاں بھی مل رہی تھیں۔ مرحوم کی اہلیہ صدر لجنہ پیر محل ہیں۔ مرحوم کی دو بیٹیاں اور ایک بیٹا ہے۔ بیٹا طارق احمد احسن جامعہ احمدیہ ربوہ میں شاہد کلاس کا طالب علم ہے۔

مرحوم کا جنازہ ۱۲ر جنوری کو ربوہ لایا گیا۔ کافی تعداد میں لوگ جنازہ میں شامل ہوئے اور تدفین عمل میں آئی۔

☆……**مکرم ثاقب زیروی صاحب:**

جماعت کے معروف شاعر، ہفت روزہ "لاہور" کے مدیر مکرم ثاقب زیروی صاحب ۱۳ر جنوری ۲۰۰۲ء بروز اتوار لاہور میں وفات پا گئے۔

آپ کو ایک لمبا عرصہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر نظم پڑھنے اور اپنا کلام پیش کرنے کی سعادت نصیب رہی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ؒ کو آپ کی پرسوز آواز بہت پسند تھی۔ آپ سادہ طبیعت کے بڑے پرخلوص انسان تھے۔ نثر اور نظم کے ذریعہ صحافت کے میدان میں غیر معمولی خدمات سرانجام دی ہیں۔ بڑے نڈر صحافی تھے۔ اپنے موقف کو مؤثر رنگ میں پیش کرتے تھے۔ کسی لومۃ لائم کی پرواہ نہیں کی۔ ان کی صحافتی خدمات آبِ زر سے لکھی جائیں گی کیونکہ کلمۂ حق کہنے کا انداز جرأتمندانہ تھا۔

اللہ تعالیٰ آپ سے مغفرت و رحمت کا سلوک فرمائے اور اعلیٰ علیین میں مقام عطا فرمائے۔ پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ ۴ بیٹے چھوڑے ہیں۔

☆……**مکرمہ جنت خاتون صاحبہ:**

۱۵ر دسمبر ۲۰۰۱ء کو لاہور میں وفات پا گئیں۔ مرحومہ صوم و صلوٰۃ کی پابند اور سلسلہ سے اخلاص اور محبت کا تعلق رکھتی تھیں۔ آپ محترم شفیق احمد ملک، محترم ڈاکٹر رفیق احمد ملک آرکیٹکٹ لاہور کی والدہ تھیں۔

☆……**مکرمہ حفیظہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری سردار احمد صاحب آف فیصل آباد۔**

آپ ۱۳ر دسمبر ۲۰۰۱ء کو وفات پا گئیں۔ آپ ایک نیک دل، تقویٰ شعار خاتون تھیں۔ آپ کے میاں ایک لمبے عرصہ تک فیصل آباد جماعت کے سیکرٹری مال رہے ہیں۔ آپ مکرم ڈاکٹر ولی احمد ساغر صاحب سول سرجن کی والدہ تھیں۔

☆……**مکرم چوہدری عبداللہ خان صاحب چیمہ ریٹائرڈ آرڈیننس آفیسر:**

آپ ۴ر اکتوبر ۲۰۰۱ء کو بعمر ۹۴ سال اسلام آباد میں وفات پا گئے۔ مرحوم ایک پرہیز گار شریف النفس انسان تھے۔ آپ راولپنڈی جماعت کے عہدیدار رہے ہیں، موصی تھے۔

☆……**مکرم ملک محمد سعید صاحب کوئٹہ والے۔**

آپ ۲۰ر اگست ۲۰۰۱ء کو بعمر ۸۹ سال وفات پا گئے۔ ان کے بعض عزیز یہاں ساؤتھ آل کی جماعت کے ممبر ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان سب مرحومین اور اسی طرح جماعت کے دوسرے سب مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور ان کو اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقامات عطا فرمائے اور پسماندگان کا خود نگہبان اور متکفل ہو۔ آمین۔

الفضل خود بھی پڑھئے اور اپنے زیر تبلیغ دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیجئے۔ یہ بھی دعوت الی اللہ کا ایک مفید ذریعہ ہے۔ (مینجر)

اسلام میں عورت کا مقام

خطاب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
بر موقعہ جلسہ سالانہ (مستورات) جماعت احمدیہ برطانیہ
(فرمودہ یکم اگست ۱۹۸۷ء)

(تیسری قسط)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے سورۃ النساء کی درج ذیل آیت کی تلاوت کی:

﴿اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّ بِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ وَالّٰتِىْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِى الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا.﴾

(سورۃ النساء آیت ۳۵)

اور پھر فرمایا:

گزشتہ سال میں نے خواتین میں خطاب کے لئے اسلام اور عورت کا مضمون چنا تھا لیکن اس موضوع میں ابھی کئی پہلو تشنہ تھے کہ وقت ختم ہو گیا اس لئے میں نے گزشتہ سال یہ وعدہ کیا تھا کہ انشاء اللہ جہاں سے مضمون چھوڑا ہے وہیں سے اٹھا کر اس مضمون کو آئندہ سال مکمل کرنے کی کوشش کروں گا۔ آج کے خطاب کیلئے جس آیت کا میں نے انتخاب کیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اس آیت کے دو ایسے پہلو ہیں جن پر اہلِ مغرب کو شدت سے اعتراض ہے اور جب بھی عورت کے متعلق اسلام کی تعلیم دنیا کے سامنے پیش کی جاتی ہے تو زیادہ تر اسی آیت میں مضمر ان دو پہلوؤں کو اچھالا جاتا ہے۔ اور ان دو پہلوؤں کو سامنے لا کر دنیا کے سامنے یہ تصور پیش کیا جاتا ہے کہ اسلام بہرحال عورت کے قبول کرنے کے لائق چیز نہیں کیونکہ یہ ایک ایسا مذہب ہے جس نے عورت پر ظلم کو سراہا، اس کی تائید کی اور خود ظلم کی تعلیم دی۔ کچھ پہلو اس سلسلہ میں پچھلے سال بیان ہو گئے تھے۔ اب میں بقیہ پہلوؤں کو اس آیت کریمہ کی روشنی میں آپ کے سامنے پیش کروں گا۔

پہلا حصہ جس پر اعتراض ہے وہ یہ ہے۔ ﴿اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّ بِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ﴾ کہ مرد عورتوں پر قوّام ہیں کیونکہ خدا تعالیٰ نے بعض کو بعض پر بعض پہلوؤں سے فضیلت بخشی ہے اور اس وجہ سے بھی وہ قوّام ہیں کہ وہ گھر کو چلانے میں اموال خرچ کرتے ہیں۔ ﴿فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ﴾ پس وہ پاک دامن نیک بیبیاں جو فرماں بردار ہیں اور غیب میں اپنے خاوند کے حقوق کی حفاظت کرنے والی ہیں۔ وہ حقوق جو اللہ تعالیٰ نے ان پر عائد فرمائے۔ ﴿وَالّٰتِىْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُن﴾۔ لیکن وہ عورتیں جن سے تم بغاوت کے آثار پاؤ اور خائف ہو کہ وہ باغیانہ سلوک کریں گی ان کے ساتھ کیا سلوک کرو۔ فرمایا ﴿فَعِظُوْهُنَّ﴾۔ تم ان کو نصیحت کرو ﴿وَاهْجُرُوْهُنَّ فِى الْمَضَاجِعِ﴾۔ ان کو اپنے بستروں میں الگ چھوڑ دو ﴿وَاضْرِبُوْهُنَّ﴾ اور ان کو مارو۔ ﴿فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا﴾ اگر وہ تمہاری اطاعت کرنے لگیں تو پھر تمہیں ان پر ہاتھ اٹھانے کا کوئی حق نہیں ہے۔ ﴿اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا﴾۔ یقیناً اللہ بہت بلند (اور) بہت بڑا ہے۔

﴿اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ﴾ کا ایک معنی یہ لیا جاتا ہے کہ مرد عورتوں پر حاکم بنائے گئے ہیں۔ اور ﴿بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ﴾ کا ایک معنی یہ لیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو ہر پہلو میں عورت پر فضیلت بخشی ہے۔ چنانچہ اہل مغرب یہ اعتراض کرتے ہیں کہ قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے مرد کو بنایا ہی ہر پہلو سے بہتر ہے اور اس وجہ سے وہ عورت پر حکم چلانے کا حق رکھتا ہے۔ حالانکہ دونوں جگہ معنے غلط کئے گئے ہیں۔

مردوں کے عورتوں پر قوّام ہونے کی حقیقی تفسیر

سب سے پہلے تو یہ لفظ ﴿قوّام﴾ کو دیکھتے ہیں۔ قوّام کہتے ہیں ایسی ذات کو جو اصلاح احوال کرنے والی ہو۔ جو درست کرنے والی ہو، جو ٹیڑھے پن اور کجی کو صاف سیدھا کرنے والی ہو۔ چنانچہ قوّام اصلاح معاشرہ کے لئے ذمہ دار شخص کو کہا جائے گا۔

پس ﴿قَوّٰمُوْنَ﴾ کا حقیقی معنی یہ ہے کہ عورتوں کی اصلاح معاشرہ کی اوّل ذمہ داری مرد پر ہوتی ہے۔ اگر عورتوں کا معاشرہ بگڑنا شروع ہو جائے ' ان میں کج روی پیدا ہو جائے، ان میں ایسی آزادیوں کی رو چل پڑے جو ان کے عائلی نظام کو تباہ کرنے والی ہو تو عورت پر دوش دینے سے پہلے مرد اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھیں کیونکہ خدا تعالیٰ نے ان کو نگران مقرر فرمایا تھا۔ معلوم ہوتا ہے انہوں نے اپنی بعض ذمہ داریاں اس سلسلہ میں ادا نہیں کیں۔

﴿بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُم عَلٰى بَعْضٍ﴾ میں خدا تعالیٰ نے جو بیان فرمایا وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے ہر تخلیق میں کچھ خلقی فضیلتیں ایسی رکھی ہیں جو دوسری تخلیق میں نہیں ہیں۔ اور بعض کو بعض پر فضیلت ہے۔ قوّام کے لحاظ سے مرد کی ایک فضیلت کا اس میں ذکر فرمایا گیا ہے۔ ہرگز یہ مراد نہیں کہ مرد کو ہر پہلو سے عورت پر فضیلت حاصل ہے۔ کیونکہ یہ نہیں فرمایا کہ اسلئے کہ ہم نے مردوں کو عورتوں پر فضیلت بخشی بلکہ فرمایا۔ ﴿بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُم عَلٰى بَعْضٍ﴾ ایک عمومی اصول جاریہ کی طرف توجہ مبذول فرمائی۔ اس مضمون کی آیات قرآن مجید میں بارہا دوسری جگہ پر بھی ملتی ہیں۔ چنانچہ فرمایا کہ ہم نے بعض کو بعض پر دوسرے پہلوؤں سے فضیلت بخشی ہے۔

اس پہلو سے جب ہم لفظ قوّام کو دیکھتے ہیں تو قوّام میں ایک معنی طاقتور کے بھی ہیں اور واقعہ یہ ہے کہ جسے صنف لطیف کہا جاتا ہے اور اہل مغرب بھی اسی طرح اس کو یاد کرتے ہیں اس میں ایک نزاکت پائی جاتی ہے اور مرد کو ایک قویٰ کی فضیلت مضبوطی کے لحاظ سے عورت پر عطا کی گئی ہے۔ اگر یہ نہ ہو تو دنیا بھر میں عورتوں اور مردوں کی کھیلوں وغیرہ کے مقابلے الگ الگ نہ ہوا کریں۔ اگر برابری کا تقاضا منصفانہ ہے تو پھر مردوں کی دوڑیں عورتوں کے ساتھ ہونی چاہئیں۔ مردوں کی مُکا بازی عورتوں کے ساتھ ہونی چاہئے۔ مردوں کی ہاکی ٹیم عورتوں کی ہاکی ٹیم کے مقابل پر ہونی چاہئے۔ مردوں کی کرکٹ ٹیم عورتوں کی کرکٹ ٹیم کے مقابل ہونی چاہئے۔ اسی طرح مردوں کی لمبی چھلانگ، javelin throw اور گولے پھینکنے کے مقابلے وغیرہ وغیرہ سب اکٹھے ہونے چاہئیں۔ کیا جنسی برابری کا جدید تصور یہی تقاضا کرتا ہے ؟ اگر نہیں تو لازماً انہیں ماننا پڑے گا کہ ﴿اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ﴾ یعنی مردوں کو عورتوں پر ایک خلقی برتری حاصل ہے۔ اگر وہ قرآن کو جھٹلا رہے ہیں تو زبان سے نہ جھٹلائیں، عمل سے جھٹلا کر دکھائیں۔

ایک وجہ فضیلت یہ بیان فرمائی ﴿وَبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ﴾۔ فضیلت جو بعض کو بعض پر دی گئی ہے ایک تو قوّام کے لحاظ سے ہے جو واضح ہو گئی۔ دوسری اس لئے کہ اسلام کے اقتصادی نظام میں مرد کا فرض ہے کہ وہ گھر کی ضرورتوں کا خیال رکھے۔ اور یہ ظاہر بات ہے کہ جو روپیہ کمانے والا ہو وہ جس کی بود و باش کا ذمہ دار ہے، اس کے مقابل پر لازماً اسے ایک برتری حاصل ہو گی۔ چنانچہ مرد اور عورت کی بحث تو در کنار، وہ قومیں بھی جو اپنی اجتماعی قومی دولت کا ایک معمولی حصہ بھی غیر قوموں سے بطور امداد کے لیتی ہیں ان کے سر ان کے سامنے جھک جاتے ہیں اور امداد دینے والی قوموں کو ایک فضیلت نصیب ہو جاتی ہے۔ مغرب میں آج کل یا تو مرد اور عورت دونوں گھر چلانے کے لئے کمائی کے ذمہ دار ہیں۔ یا اگر نہیں تو پھر جس کے ہاتھ میں زیادہ دولت ہے کم دولت کمانے والا اس کا محتاج ہو جاتا ہے اور عملاً ان کو اسلامی تعلیم کا فلسفہ سمجھ آ جانا چاہئے۔

ایک زیادتی جو عموماً مغرب کی عورتوں پر کی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ اگر مرد اور عورت دونوں ہی کمانے والے ہوں تب بھی یہ عورت کا کام رہتا ہے کہ وہ گھر کی نگہداشت بھی کرے اور بچوں کو پالے بھی۔ یعنی اس پر کمائی کے علاوہ ایک زائد بوجھ گھر چلانے کا بھی پڑتا ہے۔

امر واقع یہ ہے کہ اسلام کے اقتصادی نظام میں اگر عورت کمانا چاہے تو اس کو اجازت ہے لیکن خاوند کا یہ حق نہیں ہے کہ اس کے کمائے ہوئے مال کو لالچ کی نظر سے دیکھے اور اس عورت کی کمائی میں سے حصہ لینا اپنا حق سمجھے۔ ہاں اگر وہ خوشی سے دینا چاہے تو یہ اس کی ذاتی صوابدید پر ہے۔ اگر وہ اپنا کمایا ہوا سارے کا سارا روپیہ اپنی مرضی سے اپنے ماں باپ کو دیتی ہے، اپنے بھائیوں پر خرچ کرتی ہے یا کسی اور کارِ خیر میں صرف کر دیتی ہے تو ہرگز قرآن کریم کی تعلیم کی رو سے مرد کا یہ حق نہیں کہ وہ اعتراض کر سکے کہ تمہاری کمائی کہاں گئی۔ اس کے باوجود مرد کا فرض رہتا ہے کہ وہ عورت کی ذمہ داریاں بھی اُٹھائے اور بچوں کی ذمہ داریاں بھی اٹھائے۔

اس پہلو سے جو فضیلت دی گئی ہے اس فضیلت کے ساتھ ذمہ داریاں تو بہت ہی زیادہ ہیں۔ اگر یہ فضیلت عورتوں کو چاہئے تو بے شک لے لیں اور دنیا کا کوئی مرد اعتراض نہیں کرے گا کہ تم گھر چلانے کی ساری ذمہ داریاں اٹھالو اور ہمیں آزاد چھوڑ دو۔

قرآن کریم سچ فرماتا ہے کہ جس کے اوپر رزق کی ذمہ داری ہو گی اسے طبعی طور پر ایک فضیلت حاصل ہو جائے گی۔ یہ ایک واقعاتی اظہار ہے۔ اس پر کسی قسم کے اعتراض کی گنجائش موجود نہیں۔

اس کے بعد اگلے مضمون سے قبل ایک تھوڑا سا ٹکڑا آیت کا ایسا ہے جو بظاہر بات شروع کر کے نامکمل چھوڑ دیا گیا ہے۔ فرمایا ﴿فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ﴾ (سورۃ النساء آیت ۳۵)۔ پس وہ نیک اعمال والی بیبیاں جو فرمانبردار بھی ہیں اور حقوق کی غیب میں حفاظت کرنے والی ہیں یعنی ان حقوق کی جو اللہ تعالیٰ نے ان پر فرض کئے ہیں۔ اس بات پر آیت کا یہ حصہ ختم ہو جاتا ہے اور اس کا بظاہر کوئی نتیجہ نہیں نکالا گیا کہ جو ایسی نیک خواتین ہوں ان کے بارہ میں کیا حکم ہے اور فوراً مضمون ان عورتوں کے متعلق شروع ہو جاتا ہے جنکے بارہ میں یہ خوف ہو کہ وہ نُشُوز کریں گی اور تعلّی سے کام لیں گی۔ قرآن کریم کا یہ خاص اسلوب ہے اور بڑا دلکش اسلوب ہے۔ جس مضمون کو بڑی شان کے ساتھ اُٹھانا چاہتا ہے اور توجہ دلانا چاہتا ہے بعض دفعہ اسے شروع کر کے بات بغیر ختم کئے چھوڑ دیتا ہے۔ مراد یہ ہے کہ دیکھو اپنی ان بیبیوں کو دیکھو اور ان کے حقوق کی طرف توجہ کرو۔ ان کے عزت و احترام کا خیال رکھو کیونکہ یہ تو وہ سب کچھ کر رہی ہیں جو تم ان سے توقع رکھ سکتے تھے۔ یہ نہ ہو کہ یہ جو تم سے توقعات رکھتی ہیں

تم انہیں پوری نہ کرو۔ اس لئے آیت کے اس ٹکڑے کو بغیر نتیجہ کے خالی چھوڑ دیا گیا کیونکہ اس کے بہت سے نتائج نکل سکتے ہیں۔ اور یہی قرآن کریم کا اسلوب ہے۔

اگلا حصہ ہے ﴿وَالّٰتِیْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِی الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ﴾ اگر تمہیں خطرہ ہو یا محسوس کرو کہ تمہارے حقوق ادا کرنے کے باوجود بعض عورتیں فساد اور دنگے سے بعض نہیں آتیں یہاں تک کہ مرد کے خلاف ہاتھ اٹھانے سے بھی گریز نہیں کرتیں۔ ایسی صورت میں کیا کرو؟ یہ نہیں فرمایا کہ وہ دنگا کرتی ہیں تو تم بھی دنگا شروع کر دو، تمہارا حق قائم ہو گیا۔ آگے دیکھیں کہ تین شرطیں آیت میں ایسی کہی گئی ہیں جن کی طرف ناقدین کی نظر ہی نہیں جاتی۔

اگر وہ باغیانہ رویہ میں پہل اختیار کریں اور مرد پر ہاتھ اٹھانے سے بھی باز نہ آئیں پھر مرد کو بھی چھٹی ہونی چاہیے کہ وہ جو چاہے کرے۔ لیکن قرآن کریم چھٹی نہیں دیتا بلکہ عورت کی نزاکت کے خیال سے اس کی بعض کمزوریوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے فرماتا ہے ﴿فَعِظُوْهُنَّ﴾ چونکہ تم طاقتور ہو، تم قَوَّام ہو، تمہیں خدا تعالیٰ نے کئی پہلوؤں سے فضیلت بخشی ہے، حوصلہ دکھاؤ اور پہلے نصیحت کرو۔ اگر نصیحت کارگر نہ ہو تو پھر دوسرا قدم ہے ﴿وَاهْجُرُوْهُنَّ فِی الْمَضَاجِعِ﴾ ان کو اپنے بستروں میں کچھ عرصہ کے لئے الگ چھوڑ دو۔

اب بستروں میں عورتوں کو جو الگ چھوڑا جائے تو اس کے متعلق یہ وہم کر لینا کہ یکطرفہ سزا ہے، بڑی بیوقوفی ہے۔ بسا اوقات یہ ممکن ہے کہ بستر میں الگ چھوڑنے کے نتیجہ میں عورت تو امن میں آ جائے اور کہے کہ شکر ہے کہ اس خاوند سے مجھے نجات ملی۔ مگر مرد جب ازدواجی حقوق سے محروم رہ جائے تو عملاً اس کو عورت سے زیادہ سزا ملتی ہے۔

پس قرآن کریم اس تعلیم کے نتیجہ میں مرد کا غصہ ٹھنڈا کرتا ہے اور اسے صبر کرنے پر مجبور کر دیتا ہے۔ اگر ان سارے ذرائع کے اختیار کرنے کے باوجود عورت میں احساس ندامت نہیں پیدا ہوتا اور وہ اسی طرح گھر میں دنگا فساد مچاتی ہے اور خاوند پر ہاتھ اٹھانے میں پہل کرتی ہے جو نُشُوْز میں داخل ہے ایسی صورت میں انصاف کا عام تقاضا کیا ہوگا؟ یہی کہ پھر مرد بھی اس پر کچھ تشدد کر کے اسے شرافت اختیار کرنے پر مجبور کرے۔

عورتوں کو مارنے کے متعلق جو اجازت ہے اس کو بھی بعض کڑی شرطوں کے ساتھ محدود کر دیا گیا ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ سزا اس طرح دو کہ عورت کے منہ پر طمانچہ نہ مارو اور اس کے جسم کے دوسرے حصوں پر بھی سزا کے نتیجہ میں داغ نہ پڑے۔ یعنی جس طرح بچوں کو نرمی سے مارا جاتا ہے، ویسے ہی مارنے میں جس حد تک نرمی کر سکو بہتر ہے۔ روزمرہ کے تجربہ سے یہ بات ثابت ہے کہ اگر بہت زور سے چٹکی بھی کاٹی جائے تو اس کا بھی نشان رہ جاتا ہے اور اگر سوٹی سے مارا جائے تو اس کے گہرے نشان باقی رہ جاتے ہیں۔ پس ان دونوں احتمالات کا آنحضور ﷺ نے ازالہ فرما دیا۔ پھر فرمایا۔ ﴿لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌۢ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ﴾ (سورة البقرة آیت ۲۳۴) اگر آپس میں اختلاف پیدا ہو جائے، علیحدگیوں کے مواقع پیش آئیں تو فرمایا کہ ہرگز کوئی ایسا فیصلہ نہیں دیا جائے گا جس کے نتیجہ میں والدہ کو اپنے بیٹے کے ذریعہ دکھ پہنچایا جائے ﴿وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ﴾ نہ ہی والد کو اس کے بیٹے کے ذریعہ کوئی دکھ پہنچایا جائے۔ اور اس تعلیم میں بھی دونوں کو بالکل برابر کر دیا۔

مختلف مذاہب اور اقوام میں عورت کے متعلق تعلیم

اس کے مقابل پر ہم دیکھتے ہیں کہ دیگر قوموں میں یا دیگر مذاہب میں عورت کے متعلق کیا ذکر ملتا ہے۔

پہلی بات تو اس ضمن میں یہ پیش نظر رہنی چاہئے کہ جب بھی مغربی دنیا میں اس مضمون پر بحث اٹھتی ہے تو عموماً ایک مغالطہ آمیزی سے کام لیا جاتا ہے اور وہ مغالطہ آمیزی یہ ہے کہ مغربی تہذیب کو اسلام کے مقابل پر پیش کیا جاتا ہے۔ حالانکہ مغربی تہذیب کوئی مذہب نہیں ہے، اسلام ایک مذہب ہے۔ اگر فوقیت پیش کرنا مقصود ہے تو بائبل کی تعلیم کی قرآن کی تعلیم پر فوقیت دکھانی چاہئے۔ اور یہ جائز موازنہ ہے۔ یہودیت کی تعلیم کی فوقیت، عیسائیت کی تعلیم کی فوقیت دکھائی جائے تو یہ بحث بے تعلق نہیں ہوگی۔ لیکن اگر مذہب کے مقابل پر تہذیب کی بحثیں شروع کر دی جائیں تو یہ بالکل لاتعلق بات ہے۔ لیکن میں اس پہلو کو بھی بعد میں لوں گا۔ سر دست آپکو یہ توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ جب بھی کسی غیر مذہب کا پیروکار آپ سے آپ کے سامنے اسلامی تعلیم پر حملہ آور ہو تو سب سے پہلے اس کی مذہبی کتاب سے عورت کے متعلق دی جانے والی تعلیم کا اسلام کی دی ہوئی تعلیم کے ساتھ موازنہ کریں۔

اس سے پہلے اسلامی تعلیم مختلف پہلوؤں سے کھول کر بیان کر دی گئی ہے۔ اب دیکھتے ہیں کہ دوسرے مذاہب کی مذہبی کتب اس بارہ میں کیا کہتی ہیں۔

بائبل کی تعلیم

بائبل کہتی ہے "بیوی اپنے شوہر سے ڈرتی رہے" (امثال ۳۳۔ ۵:۲۸)۔

پیدائش ۱۶: ۳ میں لکھا ہے کہ "شوہر تجھ پر حکومت کرے گا"۔

اب جو الزام اسلام پر لگا رہے تھے وہ الزام تو خود بائبل سے ثابت ہو گیا۔ اگر حکومت کرنا بری بات ہے تو پھر بائبل نے خود اس حکومت کی بنیاد ڈالی ہے۔

انجیلی تعلیم

جہاں تک انجیل کا تعلق ہے انجیل کہتی ہے:

"میں اجازت نہیں دیتا کہ عورت سکھائے یا مرد پر حکم چلائے بلکہ چپ چاپ رہے" (۱۔تیمتھس باب ۱ آیت ۱۲) جہاں تک سکھانے کا تعلق ہے اس نے اس بات کو عام کر دیا ہے۔ صرف مذہب کا معاملہ نہیں رہا۔ دنیا میں عورت کوئی بھی تعلیم نہیں دے سکتی۔ اور مرد پر حکم چلانا ہی بند نہیں کیا بلکہ بیچاری کی زبان بھی بند کر دی "چپ چاپ رہے۔" حکم نہ دینے تک بات رہتی تو ٹھیک تھا لیکن عورت بیچاری کو جو بولنے کا ویسے ہی شوق رکھتی ہے، اس کی زبان گنگ کر دینا یہ کہاں کا انصاف ہے؟

پھر فرمایا: "وہ مرد کی محکوم بن کر رہے اور اس کی علامت کے طور پر اپنا سر ڈھانپے"۔

(۱-کرنتھیوں ۱۴:۳۴)

اس بارہ میں یہ کہنا پڑتا ہے کہ عیسائی دنیا نے یہ تعلیم کالعدم کر دی ہے۔

ہندو مذہب کی تعلیم

جہاں تک ہندو مذہب کا تعلق ہے اس میں بیٹی کی پیدائش کو منحوس قرار دیا گیا ہے اور جس طرح عربوں میں بیٹی کو زندہ درگور کر دیا کرتے تھے اسی طرح ہندوؤں کی مذہبی کتب کے مطالعہ سے یہ پتہ چلتا ہے کہ سابقہ زمانوں میں ہندوؤں میں بھی یہ رواج تھا کہ اچھے خاندان کے لوگ اپنی بیٹی کو پیدائش پر مار دیا کرتے تھے۔ عورت کی شادی کے لئے اس کی اجازت کا حصول ضروری نہ تھا۔ بیوہ عورت کے ساتھ یہ سلوک تھا اور ہے کہ خواہ وہ چھوٹی عمر میں ہی بیوہ ہو گئی ہو، بیوگی کے بعد اسے شادی کی اجازت نہیں۔ اس کو سر کے بال منڈوانے ہوں گے اور ہمیشہ سفید کپڑے پہننے ہوں گے۔ آئندہ کبھی وہ رنگ دار کپڑے استعمال نہیں کر سکتی۔ کسی شادی میں شریک نہیں ہو سکتی۔ اگر ہو گی تو سہاگن کے قریب بھی نہ جائے۔ اپنا کھانا خود پکانا ہوگا، کوئی اسے کھانا پکا کر نہیں دے سکتا۔ اس کے علاوہ بھی بہت سے بھیانک مظالم ہیں جو عورت پر روا رکھے جاتے ہیں اور نتیجتاً ایک ایسے ظلم کا آغاز ہوا جو ان مظالم کے نتیجہ میں ہو جانا چاہئے تھا۔ یعنی ہندو مت نے عورت کو یہ تعلیم دی کہ خاوند مر جائے تو تم بھی جل مرو۔ ہندو بیوہ کی بقیہ زندگی اتنی دردناک ہوتی ہے کہ اس سے جل مرنا ہی بہتر ہے۔

منو سمرتی جو عورت کے متعلق تعلیم دیتی ہے وہ جانوروں سے بدتر ہے۔ وہ وارث قرار نہیں پاتی۔ اور اس کے علاوہ بعض ایسی بد رسمیں ہیں جن کا یہاں ذکر بھی مناسب نہیں۔ چنانچہ اسی تعلیم سے متاثر ہو کر ہندو شاعر تلسی داس نے لکھا کہ "شود، ڈھول، مویشی اور عورت پٹتے ہی رہیں تو ٹھیک رہتے ہیں"۔

مغربی تہذیب میں عورت سے سلوک۔ چند حقائق

بعض بڑے مذاہب کے ساتھ اس مختصر موازنہ کے بعد اب میں تمدنی اور تہذیبی موازنہ کی طرف آتا ہوں۔

اہل مغرب کو اپنی تہذیب پر ناز ہے۔ اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ اہل مغرب کی تہذیب اسلامی تہذیب کے مقابل پر عورت کے لئے بہت ہی بہتر ہے۔ اور چودہ سو سال قبل آنحضرت ﷺ کے قلب مطہر پر نازل ہونے والی تعلیم پر جو اعتراض کرتے ہیں اس کے مقابل پر آج کل کی مغربی تعلیم کو رکھتے ہیں۔ اور اس موازنہ میں ان کو لذت محسوس ہوتی ہے کہ دیکھو آج جو کچھ ہم نے عورت کے متعلق کہا ہے چودہ سو سال پہلے تم لوگ اس سے واقف نہیں تھے۔ گویا اس رنگ میں موازنہ پیش کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اب میں آپ کے سامنے واقعات رکھتا ہوں جو اس دعویٰ کو کلیتہً جھٹلا دیتے ہیں۔

چودہ سو سال پہلے اسلام نے عورت کے متعلق جو تعلیم دی تھی آج کے یورپ کو اس تعلیم کے پاؤں چھونے تک کی توفیق نہیں مل سکی۔ اور میں جب یہ دعویٰ کرتا ہوں تو اہل مغرب کی اپنی زبان میں ان حقائق کو آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں جن کو جھٹلانے کا آج کسی کو حق نہیں ہے۔

سب سے پہلے تو میں TYNESIDE COUNCIL AND NORTHUMBERLAND OF SOCIAL SERVICES کی ایک رپورٹ کی طرف آپ کو متوجہ کرتا ہوں جو لکھتے ہیں کہ انگلستان میں ۱۹۱۵ء میں ایک قانون بنا اور وہ قانون ایک مجسٹریٹ کے فیصلے کی شکل میں ظاہر ہوا۔ جس نے یہ فیصلہ دیا کہ خاوند اپنی لڑنے والی بیوی کو مار سکتا ہے۔

(Report of Northumberland & Tyneside council of Social Services 1915,page84)

جہاں تک اس بات کا تعلق ہے۔ یہ وہی بات ہے جو اسلام نے پیش کی تھی لیکن بہت سی پابندیوں کے ساتھ جس پر مغرب میں اتنا واویلا مچایا جاتا ہے۔ مگر انہوں نے انگلستان کے قانون میں ۱۹۱۵ء میں جو شرط رکھی وہ یہ تھی کہ مار تو سکتا ہے لیکن شرط یہ ہے کہ جس چھڑی سے مارے وہ مرد کے انگوٹھے کی موٹائی سے زیادہ نہ ہو۔ کتنی دفعہ مارے، کہاں کہاں مارے، کہاں نہ مارے، کیا کیا احتیاطیں کرے کوئی ذکر نہیں۔ اور آپ جانتے ہیں کہ یہاں جو زمیندار ہوتے ہیں ان کے انگوٹھے بہت موٹے ہوتے ہیں۔ پس انگوٹھے جتنی موٹی چھڑی سے اگر مارا جائے تو بیچاری عورت کے بخیے ادھیڑنے کے مترادف ہے۔ شکایت کی صورت میں عدالت صرف چھڑی کی موٹائی اور مارنے والے کے انگوٹھے کی موٹائی کا موازنہ کر سکتی ہے، اس سے زیادہ نہیں۔

یہ قانون اسی طرح جاری رہا۔ یہاں تک کہ کل ہی کی بات ہے کہ ۱۹۷۰ء میں پہلی دفعہ عورتوں نے Domestic violence کے خلاف ایک جدوجہد کا آغاز کیا اور اہل انگلستان کو تہذیب سکھانے کی کوشش کی۔ ۱۹۷۰ء میں یہ پہلی دفعہ ان کی کوششوں کا آغاز ہوتا ہے اور ۱۹۷۳ء تک ان کوششوں کے کیا نتائج ظاہر ہوئے تھے ان کے متعلق میں Marital Violence: The

باقی صفحہ نمبر ۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

خدا امن کا بخشنے والا ہے۔ سچے خدا کا ماننے والا کسی مجلس میں شرمندہ نہیں ہو سکتا

مومن وہ ہے جس سے لوگ امن میں ہوں۔ وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہو گا جس کا ہمسایہ اس کے شرّ سے امن میں نہ ہو۔

(آیات قرآنی، احادیث نبویہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ کی صفت "المومن" کے مختلف پہلوؤں کا تذکرہ)

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۲۸ر دسمبر ۲۰۰۱ء بمطابق ۲۸ر فتح ۱۳۸۰ھ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله۔

أما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم۔ بسم الله الرحمٰن الرحيم ۔

الحمدلله رب العلمين ۔ الرحمٰن الرحيم ۔ ملك يوم الدين ۔ إياك نعبد و إياك نستعين ۔

اهدنا الصراط المستقيم ۔ صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين۔

خطبات کا پچھلا جو سلسلہ تھا وہ اَلسَّلَام سے تعلق رکھتا تھا اور آج کے خطبہ کا موضوع صفتِ اَلْمُؤْمِن ہے۔ اس ضمن میں سب سے پہلے تو مَیں لفظ مومن کے لغوی معانی پیش کرتا ہوں، پھر انشاء اللہ تعالیٰ تفصیلی مضمون بیان کروں گا۔

امن خوف کا برعکس ہے۔ اَمِنَهٗ وَاَمِنَ مِنْهُ کا مطلب ہے اس کی طرف سے مطمئن اور محفوظ ہو گیا۔ کہا گیا ہے کہ اَلْمُؤْمِنُ اللہ تعالیٰ کی صفت ہے۔ "کہا گیا ہے" کی مجھے سمجھ نہیں آئی ویسے یقیناً اللہ تعالیٰ کی صفت ہے کیونکہ اس نے مخلوقات کو اپنے ظلم سے امن بخشا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اَلْمُؤْمِن وہ ہے جو اپنے اولیاء کو اپنے عذاب سے امن بخشتا ہے۔ (لسان العرب ، المنجد)۔

حضرت امام راغب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مومن، امن سے بنا ہے اور اس کا اصل مطلب ہے طمانیتِ نفس کا حاصل ہونا اور خوف کا زائل ہو جانا۔ امن اور امان اور امانت تین مصادر ہیں اور امان اور امانت کا لفظ بعض دفعہ اس حالت کے لئے بولا جاتا ہے جس میں انسان کو امن نصیب ہو اور بعض دفعہ اس چیز کے لئے جس پر کسی کو امین بنایا جائے۔ ﴿وَتَخُوْنُوْا اَمَانَاتِكُمْ﴾ جو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انہی معنوں میں ہے کہ تم خود اپنی امانتوں کی خیانت کرتے ہو۔

آیت کریمہ ﴿مَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا﴾ کا مطلب ہے کہ اس خانہ کعبہ میں جو داخل ہوا وہ امن میں آ گیا۔ یہ معنے بھی کئے گئے ہیں کہ وہ دنیا کی بلاؤں سے محفوظ ہو گیا۔ یہ معنے بھی کئے گئے ہیں کہ وہ اس بات سے امن میں آ گیا کہ کوئی اس سے ٹکر لے۔ اَمَنَ کا فعل متعدی بھی ہے اور لازم بھی ہے۔ یعنی اَمَن کا مطلب ہے جو اَمن میں آ گیا اور اَمَن کا ایک مطلب ہے کہ دوسرے کو امن میں لے آیا۔ چنانچہ کہتے ہیں اٰمَنْتُهٗ یعنی مَیں نے اسے امن مہیا کیا۔ اسی معنی میں اللہ تعالیٰ کا نام مومن ہے۔

اب سب سے پہلے آیت کریمہ اس تعلق میں ہے ﴿هُوَاللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ. اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ. سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ﴾ (الحشر: ۲۴)۔ وہی اللہ ہے جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ وہ بادشاہ ہے، پاک ہے، سلام ہے، امن دینے والا ہے، نگہبان ہے، کامل غلبہ والا ہے، ٹوٹے کام بنانے والا ہے (اور) کبریائی والا ہے۔ پاک ہے اللہ اُس سے جو وہ شرک کرتے ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ایمان یہ ہے کہ دل سے خدا کی شناخت ہو، زبان سے اس کا اقرار ہو اور اس کے احکام پر عمل ہو۔

(ابن ماجہ۔ باب فی الایمان)

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مومن وہ ہے جس سے لوگ امن میں ہوں۔ اور مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے لوگ سلامت رہیں۔ اور مہاجر وہ ہے جو برائی کو چھوڑ دے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، وہ بندہ جنت میں داخل نہیں ہو گا جس کا ہمسایہ اس کے شر سے امن میں نہ ہو۔

(مسند احمد بن حنبل۔ باقی مسند المکثرین)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اس شخص کا کوئی ایمان نہیں۔ اللہ کی قسم! اس شخص کا کوئی ایمان نہیں۔ اللہ کی قسم! اس شخص کا کوئی ایمان نہیں۔ صحابہؓ نے عرض کی: یا رسول اللہ! کس کا؟ آپؐ نے فرمایا: ایسے ہمسائے کا جس کا ہمسایہ اس کے بوائق سے امن میں نہ ہو۔ صحابہؓ نے عرض کی: یا رسول اللہ! بوائق سے کیا مراد ہے؟۔ آپؐ نے فرمایا: اس کی شرارتیں اور ایذا رسانیاں۔ (مسند احمد۔ باقی مسند المکثرین)

حضرت یعلیٰؓ بن امیہ سے روایت ہے کہ مَیں نے عمر بن خطابؓ سے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے تو فرمایا ہے (أنْ تقصُروا من الصلاة إن خفتم) کہ تم پر کوئی گناہ نہیں کہ نماز قصر کر لو اگر تم خوف میں ہو۔ مگر اب تو لوگ امن میں ہیں۔ اس پر آپ (یعنی حضرت عمر) نے کہا: مجھے بھی اس بات پر تعجب ہوا تھا جس پر تمہیں تعجب ہوا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: (یہ) صدقہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے تم پر کیا ہے سو اسے قبول کرو"۔ (سنن الدارمی۔ کتاب الصلاة)۔ پس اب ہر مسافر پر نماز قصر ہو جاتی ہے یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک احسان ہے۔

حضرت فضالہ بن عُبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر مرنے والے کا عمل (اس کی موت کے ساتھ ہی) ختم کر دیا جاتا ہے سوائے اُس شخص کے جو اللہ کی راہ میں رباط کرتے ہوئے فوت ہو۔ اس کا عمل اس کے لئے قیامت تک بڑھایا جاتا ہے اور وہ قبر کے فتنہ سے امن پا جاتا ہے۔ (ترمذی۔ کتاب فضائل الجہاد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مَیں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے جس روز رحمت پیدا کی تو اُس کے سو حصے بنائے۔ پھر ننانوے حصے تو اپنے پاس رکھ لئے اور ایک حصہ اپنی ساری مخلوقات میں تقسیم کر دیا۔ اگر ایک کافر کو اس ساری رحمت کا علم ہو جائے جو اللہ کے پاس ہے تو وہ کبھی بھی جنت سے مایوس نہ ہو۔ اور اگر ایک مومن کو اس سارے عذاب کا علم ہو جائے جو اللہ کے پاس ہے تو وہ کبھی بھی اپنے آپ کو آگ سے مامون اور محفوظ خیال نہ کرے۔ (صحیح بخاری۔ کتاب الرقاق)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جب ایک مسلمان چالیس برس کو پہنچتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو جنون، برص اور جذام کی طرح کی انواع واقسام کی بلاؤں سے امن دیدیتا ہے۔ اب بعض لوگ چالیس برس کو پہنچتے ہیں مگر جنون اور برص اور جذام سے ان کو نجات نہیں ملتی۔ یہ غالباً حضرت رسول اکرم ﷺ انبیاء کی بات کر رہے ہیں کیونکہ انبیاء جب چالیس سال کی عمر کو پہنچ جائیں تو اس وقت ان کو کوئی ایسی بیماری نہیں ہوتی ورنہ دشمن اس پر تمسخر اڑاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق بھی یہ روایت آتی ہے کہ دشمن نے مشہور کیا ہوا تھا کہ آپ کو برص ہو گئی ہے۔ پس آپ

بسا اوقات دونوں بازو اُڑس کر بیٹھا کرتے تھے خصوصاً ایسے وقت میں جبکہ کوئی ایسا دشمن جو دیکھنے کے لئے آتا تھا کہ واقعی برص ہے کہ نہیں اور وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیتا ہے کہ کچھ بھی نہیں ہے تو مراد غالباً انبیاء ہی کی ہے۔ نبیوں کو چالیس سال کی عمر میں کوئی ایسی بیماری نہیں ہوتی جو شماتتِ اعداء کا موجب ہو اور بلاشبہ کسی نبی کو بھی ایسی بیماری نہیں ہوئی۔

پھر فرماتے ہیں "جب وہ پچاس برس کو پہنچتا ہے تو اللہ عزوجل اس پر اس کا حساب نرم کر دیتا ہے"۔ اور یہ تو ہم توقع رکھتے ہیں کہ اللہ ہمارا حساب نرم کر دے گا" اور جب وہ ساٹھ برس کو پہنچتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسے اِنابت عطا کرتا ہے جس کی وجہ سے وہ اس سے محبت کرنے لگتا ہے۔ اور جب وہ ستر برس کو پہنچتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتا ہے اور اہل آسمان بھی اس سے محبت کرتے ہیں اور جب وہ اسّی برس کو پہنچتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے اس کی نیکیاں قبول کر لیتا ہے اور اس سے اُس کی بدیاں دُور کر دیتا ہے اور جب وہ نوّے برس کو پہنچتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کے سب اگلے پچھلے گناہ معاف فرما دیتا ہے اور اس کا نام "زمین میں اللہ تعالیٰ کا اسیر" رکھا جاتا ہے اور اسے اپنے اہل کے بارہ میں شفاعت کرنے کی اجازت دی جاتی ہے"۔(مسند احمد بن حنبل۔ مسند المکثرین من الصحابہ)

اب یہ مسند احمد بن حنبل کی روایت ہے۔ اللہ بہتر جانتا ہے کس حد تک یہ روایت قابل اعتماد ہے، کس حد تک اس میں سننے والے نے کوئی مبالغہ آمیزی سے کام لیا ہوا ہے۔ لیکن ہر شخص کا یہ حال نہیں کہ جب وہ اتنی عمر کو پہنچ جائے تو اس کو انابت الی اللہ بھی مل جاتی ہے۔ وہ اللہ کا ولی بھی ہو جاتا ہے۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کی دین ہے جس کو چاہے عطا فرمائے، جس کو چاہے نہ عطا فرمائے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے مسلمان محفوظ رہیں اور مومن وہ ہے جس سے لوگ اپنی جانوں اور مالوں کو امن میں پائیں۔(ترمذی کتاب الایمان)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ دنیا میں مومن کی تین قسمیں ہیں۔ ایک وہ جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے اور پھر کسی شک و شبہ میں نہ پڑے اور اللہ کے راستہ میں انہوں نے اپنے اموال اور اپنی جانوں کے ساتھ جہاد کیا۔ اور دوسرے وہ مومن جنہیں لوگ اپنے اموال اور اپنی جانوں کا امین ٹھہراتے ہیں۔ اور تیسرے وہ مومن جو اپنی کسی پسندیدہ چیز کو حاصل کرنے کے قریب ہوتے ہیں لیکن پھر اسے اللہ عزّوجل شانہ کی خاطر ترک کر دیتے ہیں۔(مسند احمد بن حنبل جلد ۳ صفحہ ۸ مطبوعہ بیروت)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ کچھ بیٹھے ہوئے لوگوں کے پاس آ کر ٹھہرے اور فرمایا کہ مَیں تم کو تمہارے برے اور اچھے لوگوں کے بارہ میں آگاہ نہ کروں۔ روای کہتے ہیں اس پر صحابہ خاموش رہے۔ آنحضرت ﷺ نے تین دفعہ یہ بات دوہرائی۔ اس پر ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ! کیوں نہیں۔ ہمارے برے اور بہتر افراد کے بارہ میں کچھ فرمائیں۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم میں سے بہتر وہ ہے جس سے بھلائی کی امید رکھی جاتی ہے اور اس کے شر سے محفوظ رہا جاتا ہے اور تم میں سے بد وہ ہے جس سے خیر کی امید نہیں رکھی جاتی اور اس کے شر سے بھی امن میں نہیں رہا جاتا۔(ترمذی کتاب الفتن)

حضرت میناء رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف کے غلام تھے روایت کرتے ہیں کہ مَیں نے ابوہریرہؓ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے پاس تھے کہ آپؐ کے پاس ایک شخص آیا جو میرا خیال ہے قیس قبیلے سے تھا۔ اُس نے کہا: یا رسول اللہ! حِمْیَر قبیلہ پر لعنت کی دعا کریں۔ مگر آپؐ نے اس سے اعراض کیا۔ پھر وہ دوسری طرف سے آپؐ کے پاس آیا تو آپؐ نے پھر اس سے اعراض کیا۔ وہ پھر دوسری طرف سے آپؐ کے پاس آیا تو آپؐ نے پھر اُس سے اعراض فرمایا۔

پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ حِمْیَر پر رحم فرمائے۔ اُن کے منہ سلامتی ہیں، اُن کے ہاتھ کھانا ہیں اور وہ اہلِ امن اور ایمان ہیں۔(ترمذی۔ کتاب المناقب)۔ ان کے ہاتھ کھانا ہیں سے مراد یہ ہے کہ وہ بہت مہمان نواز قوم ہیں۔

علامہ فخر الدین رازی اس آیت میں مومن کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اَلْمُؤْمِن دو طرح سے ہوا۔ ایک اس طرح کہ وہی ہے جو اولیاء کو اپنے عذاب سے امن دیتا ہے۔ عربی میں کہتے ہیں اٰمَنَهٗ یُؤْمِنُهٗ فَهُوَ مُؤْمِنٌ یعنی اس نے فلاں کو امن دیا۔ پس وہ مومن یعنی امن دینے والا ہوا۔ دوسرے اس طرح اَلْمُؤْمِن ہوا کہ وہ مصدق ہے اور مصدق یا تو اس معنے میں ہے کہ وہ انبیاء کے لئے معجزات ظہور میں لا کر ان انبیاء کی تصدیق کرتا ہے یا وہ اس طرح مصدق ہے کہ محمد ﷺ کی امت تمام انبیاء کے لئے گواہی دیتی ہے جیسا کہ فرمایا ﴿لِتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ﴾ پھر اللہ تعالیٰ اس گواہی کے حوالہ سے ان کی تصدیق کرتا ہے۔(تفسیر کبیر رازی)

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: (قیامت کے دن) نوحؑ کو بلایا جائے گا اور ان کو کہا جائے گا: کیا تُو نے پیغام پہنچا دیا تھا؟۔ وہ جواب دیں گے: ہاں۔ اس پر اُن کی قوم کو بلایا جائے گا اور اُن کو کہا جائے گا کہ کیا اِس نے تمہیں پیغام پہنچا دیا تھا۔ وہ کہیں گے: ہمارے پاس تو کوئی ڈرانے والا نہیں آیا، بلکہ ہمارے پاس تو کوئی بھی نہیں آیا۔ اس پر (نوحؑ سے) کہا جائے گا: تمہارے گواہ کون ہیں؟ وہ عرض کریں گے: محمد (ﷺ) اور آپؐ کی امّت۔ اس پر تمہیں حاضر کیا جائے گا اور تم گواہی دو گے کہ اس نے پیغام پہنچا دیا تھا۔ اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿كَذٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ اُمَّةً وَسَطًا لِتَكُوْنُوْا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا﴾۔(ترمذی۔ کتاب تفسیر القرآن)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"خدا امن کا بخشنے والا اور اپنے کمالات اور توحید پر دلائل قائم کرنے والا ہے۔ اور یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ سچے خدا کا ماننے والا کسی مجلس میں شرمندہ نہیں ہو سکتا اور نہ خدا کے سامنے شرمندہ ہو گا کیونکہ اس کے پاس زبردست دلائل ہوتے ہیں۔ لیکن بناوٹی خدا کا ماننے والا بڑی مصیبت میں ہوتا ہے اور وہ بجائے دلائل پیش کرنے کے ہر ایک بیہودہ بات کو راز میں داخل کرتا ہے تا ہنسی نہ ہو اور ثابت شدہ غلطیوں کو چھپانا چاہتا ہے" (اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۳۷۵)۔ یہاں راز سے مراد یہ ہے کہ حضرت مسیح کو جو تین ایک اور ایک تین کہتے ہیں جب پوچھا جائے کہ ہو نہیں سکتا ایک تین ہوں اور تین ایک ہو تو کہتے ہیں یہ راز ہے اور تم ایمان لے آؤ گے تو پھر اس کو قبول کرو گے۔ جو اس پر ایمان نہیں لایا وہ کیسے بغیر سوچے سمجھے راز کو قبول کر سکتا ہے۔ پس یہ عیسائیوں کا چکر ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ کوئی راز واز نہیں، سب دنیا جانتی ہے کہ خدا کا کوئی بیٹا نہیں۔

یہ قرآن کریم کی آیت ہے ﴿وَ اِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا. وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى. وَعَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَ اِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعَاكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ .وَاِذْ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرَاتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ.قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗٓ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ﴾ (البقرہ:۱۲۶۔۱۲۷)۔ اب یہ دو آیات ہیں ایک میں ﴿هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا﴾ ہے اور ایک میں ہے ﴿هٰذَا الْبَلَدَ﴾ تو اس پر مفسرین نے مختلف خیال آرائیاں کی ہیں مگر میرے نزدیک اصل حقیقت یہ ہے کہ جب بے آب و گیاہ وادی میں حضرت اسماعیل کو چھوڑا تھا تو وہاں کوئی بھی بلد نہیں تھا تو ﴿هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا﴾ فرمایا تھا ﴿هٰذَا الْبَلَدَ﴾ نہیں فرمایا۔ اور اس کے بعد پھر بھی آپ تشریف لاتے رہے ہیں اس عرصہ میں کافی لوگ اکٹھے ہو گئے تھے اور وہ ایک پورا ﴿الْبَلَد﴾ بن گیا تھا۔ پس یہی معنے ہیں اس کے کہ ایک دفعہ فرمایا ﴿هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا﴾ اور دوسری دفعہ ﴿هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا﴾ (ابراہیم:۳۶) یہ جو شہر آباد ہو چکا ہے اس کو امن والا بنا۔

حکومت حبشہ کے بادشاہ کی طرف سے یمن پر مقرر کردہ گورنر ابرہہ خانہ کعبہ کو گرانے کے لئے ہاتھیوں کا لشکر لے کر نکلا۔ مکّہ کے قریب پہنچ کر اس نے پڑاؤ کیا۔ وہاں اہل مکہ کے اونٹ چر رہے تھے۔ ابرہہ کے لوگ اونٹوں کو پکڑ لائے۔ ان میں حضرت عبدالمطلب کے اونٹ بھی تھے۔ آپ

fozman foods

BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS

2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX

TEL: 020 - 8553 3611

ان دنوں قریش کے سردار تھے۔ پھر ابرہہ کا ایلچی آپ کے پاس آیا اور آپ کو ساتھ لے گیا۔ ابرہہ آپ کو دیکھ کر بے حد مرعوب ہو گیا اور اپنے ترجمان سے کہا کہ ان سے پوچھو کہ آپ کس لئے آئے ہیں۔ حضرت عبدالمطلب نے جواب دیا کہ تمہارے لوگوں نے میرے اونٹ پکڑ لئے ہیں، وہ مجھے دیدیں۔ یہ سن کر ابرھہ نے کہا کہ تمہیں دیکھ کر مَیں سمجھا تھا کہ تم بڑے زیرک اور بزرگ انسان ہو مگر تم سے گفتگو کر کے مجھے بڑی مایوسی ہوئی ہے۔ تم اپنے اونٹوں کے بارے میں تو فکر مند ہو مگر تمہیں اس خانہ کعبہ کے بارہ میں کوئی فکر نہیں جو تمہارے آباء واجداد کے دین کا شعار ہے اور جسے مَیں گرانے کے لئے آیا ہوں۔ حضرت عبدالمطلب نے ابرہہ سے کہا کہ مَیں اونٹوں کا مالک ہوں اور انہیں بچانے آیا ہوں اور اس گھر کا بھی ایک مالک ہے جو اِسے ضرور بچائے گا۔ ابرہہ نے کہا: تو پھر آج یہ گھر مجھ سے نہ بچ سکے گا۔ آپ نے فرمایا: ٹھیک ہے، دیکھتے ہیں۔

اس کے بعد حضرت عبدالمطلب اپنے اونٹ لے کر واپس ہوئے اور اہل مکہ کو ساتھ لے کر خانہ کعبہ کی زنجیر پکڑ کر ابرہہ اور اُس کے لشکر کے خلاف اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرنے لگے۔ پھر آپ اہل مکہ کے ساتھ مکہ سے نکل کر پہاڑیوں پر چلے گئے اور ابرہہ کے حملے کا انتظار کرنے لگے۔ اگلے دن جب ابرہہ نے اپنے لشکر کو مکّہ پر چڑھائی کا حکم دیا تو سب سے اگلے ہاتھی نے مکّہ کی طرف چلنے سے انکار کر دیا اور بیٹھ گیا۔ اسی اثناء میں اللہ تعالیٰ نے سمندر کی طرف سے پرندے بھیجے جن کی چونچوں اور پنجوں میں کنکریاں تھیں جن کے لگنے سے یہ لشکر ہلاک ہو گیا اور جو بچ گئے وہ صحرا میں بھٹک کر بھوکے پیاسے مر گئے۔ (سیرت ابن ہشام)

یہاں یہ یاد رکھنا چاہئے یہ ابابیلیں تھیں جو بھجوائی گئیں اور ان کے چھوٹے چھوٹے کنکروں سے وہ لشکر ہلاک نہیں ہوا اس میں چیچک کے جراثیم تھے اور ان جراثیم کی وجہ سے پورے کے پورے لشکر میں خطرناک چیچک پھیلی اور اس چیچک کی وجہ سے وہ ہلاک ہوئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ فرماتے ہیں:-

"﴿رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا﴾: واقعی بیت اللہ امن کا گھر بنا کر ﴿يُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ﴾ (العنکبوت:۶۸) ﴿وَ اٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ﴾ (القریش:۵) کا نظارہ پیش نظر ہے......۔ چونکہ حضرت ابراہیمؑ ﴿لَا يَنَالُ عَهْدِي الظّٰلِمِيْنَ﴾ سے سمجھ گئے تھے کہ یہاں کچھ شریر بھی ہوں گے اس لئے عرض کیا کہ ﴿وَارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ﴾ یعنی مومنوں کو رزقِ طیّب دے۔ اللہ نے فرمایا: نہیں، ہم رحمٰن ہیں اس لئے ہم کافر کو بھی روٹی دیں گے مگر دنیا میں۔ مومن کی طرح آخرت میں بھی نہیں۔" (ضمیمہ اخبار بدر قادیان۔ ۱۸؍ مارچ ۱۹۰۹ء)

﴿فِيْهِ اٰيٰتٌ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ. وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا. وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا . وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ﴾ (آل عمران :۹۸)۔ اس میں کھلے کھلے نشانات ہیں (یعنی) ابراہیم کا مقام۔ اور جو بھی اس میں داخل ہوا وہ امن پانے والا ہو گیا۔

ابراہیم کا مُقام نہیں فرمایا، مَقام فرمایا ہے۔ مَقام سے مراد مرتبہ ہے اور مُقام سے مراد وہ جگہ ہے۔ اب لوگوں نے اپنی طرف سے ایک تھوڑی سی جگہ کو مُقامِ ابراہیم قرار دے دیا ہے۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اس پر کھڑے ہو کر نماز پڑھا کرتے تھے اور نماز اس طرح پڑھتے تھے کہ پتھر پہ وہ پاؤں بھی دھنس گئے ہیں اور ان کے نشان بھی پڑے ہوئے ہیں۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نماز پڑھتے وقت اس طرح پڑھتے تھے کہ پتھر میں ان کے پاؤں دھنس جاتے اور پاؤں بھی بہت بڑے بڑے بنے ہوئے ہیں جو یقیناً حضرت ابراہیم کے نہیں۔ یہ بعد میں مصنوعی بنائے گئے ہیں۔ تو فرق یاد رکھنا چاہئے مَقام کہتے ہیں مرتبہ کو۔ تو فرمایا ابراہیم کا جو مرتبہ ہے جس سے وہ خانہ کعبہ میں عبادت کیا کرتا تھا اس مرتبہ کو پکڑو اور اسے حاصل کرنے کی کوشش کرو۔

﴿اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا اٰمِنًا وَّيُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ. اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَكْفُرُوْنَ﴾ (العنکبوت:۶۸) کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم نے ایک امن والا گھر بنایا ہے جبکہ ان کے اردگرد سے لوگ اچک لئے جاتے ہیں تو پھر کیا وہ جھوٹ پر ایمان لائیں گے اور اللہ کی نعمت کا انکار کر دیں گے؟۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مکہ کو حُرمت والا قرار دیا ہے۔ یہ (شہر) نہ مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال ہوا ہے اور نہ میرے بعد کسی کے لئے حلال ہوگا۔ میرے لئے بھی یہ دن کی ایک گھڑی کے لئے ہی حلال کیا گیا ہے۔ نہ اس کی گھاس کاٹی جائے گی، نہ اس کا درخت کاٹا جائے گا، نہ اس کے شکار کو بھگایا جائے گا اور نہ ہی اس میں گری پڑی چیز کو اُٹھایا جائے گا سوائے اس کے کہ کوئی اس میں گری ہوئی چیز کو اِس غرض سے اٹھائے کہ اُس کے بارہ میں اعلان کر کے اس کے مالک تک پہنچا دے۔ اس پر حضرت عباسؓ نے عرض کی: (یارسول اللہ) اِذْخَرْ گھاس کو مستثنیٰ قرار دیدیں"۔ یعنی اذخر گھاس کو وہاں کاٹنے کی اجازت ہو۔" کیونکہ اسے ہمارے سُنار اور لوہار وغیرہ استعمال کرتے ہیں اور قبروں میں بھی استعمال ہوتی ہے۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: (اچھا) سوائے اِذْخَرْ گھاس کے"۔ (بخاری۔ کتاب الجنائز)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مدینہ کے کناروں پر اُس کی حفاظت کے لئے فرشتے ہیں۔ (چنانچہ) اس میں نہ طاعون داخل ہو سکے گی اور نہ ہی دجال۔
(صحیح مسلم۔ کتاب الحج)

پس یاد رکھیں یہ واقعہ ہے کہ طاعون نے ہر طرف سے عرب پر حملہ کیا مدینہ میں طاعون داخل نہیں ہوئی۔ اور دجال اس میں داخل نہیں ہو سکتا۔ یہ پیشگوئی تھی آئندہ کے لئے کہ دجال کو توفیق نہیں ہو گی کہ وہ اس میں داخل ہو۔

آنحضرت ﷺ نے ایک دفعہ کشفاً یہ نظارہ دیکھا کہ حضرت مسیح خانہ کعبہ کا طواف کر رہے ہیں اور مسیح الدجال بھی ان کے پیچھے پیچھے طواف کر رہا ہے تا کہ ان کو نقصان پہنچائے مگر اس کو اللہ تعالیٰ نے توفیق نہیں دی۔ تو خانہ کعبہ میں مسیح الدجال کا جانا تو حدیث سے ثابت ہے لیکن مسیح الدجال سے مراد وہ دجال لوگ ہیں جو آج کل بھی خانہ کعبہ پر قابض ہیں یعنی عیسائی قومیں جو خانہ کعبہ میں داخل ہوئیں وہاں لوٹ مار کی اور ابھی بھی خانہ کعبہ پر عملاً وہ مسلط ہیں۔ تو دجال کا داخل ہونا ان معنوں میں ہے۔ حضرت رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں مسیح الدجال کا رعب مدینہ میں داخل نہ ہو سکے گا اس کے سات دروازے ہیں اور ہر دروازے پر دو فرشتے مقرر ہیں (صحیح بخاری ، کتاب الفتن)۔ اب یہ معنوی طور پر پورا ہوتا ہے ظاہری طور پر دو فرشتے مقرر کرنے کی تو کچھ سمجھ نہیں آتی۔ معلوم ہوتا ہے یہ عرفان کا کلام ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ مدینہ کی پوری طرح حفاظت کی جاتی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

"﴿مَقَامُ اِبْرٰهِيْمَ﴾: پھر اس مکہ کی اول تو یہ خصوصیت ہے کہ اس میں ابراہیم کی عبادت گاہ ہے۔ یہودی عیسائی اپنے متبوع کی کوئی جگہ پیش نہیں کر سکتے"۔ اب یہاں بھی حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عبادتگاہ ہے ، نہیں ہے اصل میں۔ یہاں ہونا چاہئے تھا جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا ہوا ہے کہ ابراہیم کا مقام ہے جو مرتبہ کے لحاظ سے بہت اونچا مقام ہے اس کو پکڑو۔ بہر حال حضرت خلیفۃ المسیح الاول بھی بعض دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تفسیر سے کچھ ہٹ کے تفسیر کر دیتے ہیں جب آپ کو پتہ لگا کرتا تھا تو آپ اپنی تفسیر کو کاٹ دیا کرتے تھے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ فرماتے ہیں:

"مکہ معظّمہ تیسرا مظہر اسلام کا اس دنیا میں ہے اور اس مکہ معظّمہ کی نسبت ارشاد ہے ﴿اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ۔ فِيْهِ اٰيٰتٌ﴾ پھر ان آیات بینات کا بیان کیا ہے جیسے فرمایا: ﴿مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ. وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا. وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا﴾۔ اوّل یہ کہ مقام ابراہیم ہے۔ دوم اس میں داخل ہونے والوں کے لئے امن

DIGITAL SATELLITE
MTA and PAKISTAN TV
You can now get MTA on digital satellite at Hotbird 13°E. Pakistan TV is also available on digital satellite at Intelsat 707 1°W as Prime TV, and has been broadcasting since Sept '98.
To view MTA and Prime TV, you need a digital satellite receiver, a dish and a universal LNB.
At the moment, we are running the following offers:
NOKIA 9600 £255+ | Digital LNBs from £19+
HUMAX CI £220+ | Dishes from 35cm to 1.2m
These, as well as all other satellite reception-related equipment, can be obtained from our warehouse at the address below.
BANGLA TV
Signal Master Satellite Limited
Unit 1A Bridge Road, Camberley
Surrey GU15 2QR, England
Tel: 0044 (0)1276 20916 Fax: 0044 (0)1276 678740
e-mail: sms.satellite@business.ntl.com
MAIL ORDER
EXPORT
sky digital
ZEE TV
SONY
+ All prices are exclusive of VAT

ہے سوم اس کا حج کرنا لوگوں کے ذمہ لگایا گیا ہے"۔ یہاں بھی وہی بات ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو کہیں مُقام نہیں لکھا ہے بلکہ مَقام ہی لکھا ہے۔ تو حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل یہاں بہت بڑے عالم ہونے کے باوجود یہاں مَقام کو مُقام پڑھ جاتے ہیں مگر جیسا کہ مَیں نے عرض کیا ہے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی یہ عادت تھی کہ جب بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تفسیر سنتے تھے جو اپنی تفسیر سے مختلف ہو تو اپنی تفسیر کاٹ دیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ کسی نے آپ سے کہا کہ اپنے تفسیری نوٹس ہمیں دکھائیں تو آپؓ نے کہا کیا دیکھو گے ان پر لکیریں پڑی ہوئی ہیں ساری، ہر تفسیر جو مَیں کرتا رہا، حضرت مسیح موعودؑ نے جب تفسیر کی تو پھر مجھے سمجھ آئی کہ اصل مطلب کیا ہے اور مَیں اپنی تفسیروں پر لکیریں پھیرتا گیا۔ تو وہ لکیروں والے کاغذ کا تمہیں کیا فائدہ پہنچے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"انسان کا اپنے نفس سے انقطاع کا یہ حق ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ ہی کی محبت میں کھویا جاوے اور تعشق باللہ اور محبت الٰہی ایسی پیدا ہو جاوے کہ اس کے مقابل پر نہ اسے کسی سفر کی تکلیف ہو نہ جان و مال کی پرواہ، نہ عزیز و اقارب سے جدائی کا فکر ہو۔ جیسے عاشق اور محبّ اپنے محبوب پر جان قربان کرنے کے لئے تیار ہوتا ہے اسی طرح یہ بھی کرنے سے دریغ نہ کرے۔ اس کا نمونہ حج میں رکھا ہے۔ جیسے ایک عاشق اپنے محبوب کے گرد طواف کرتا ہے اسی طرح حج میں بھی طواف رکھا ہے۔ اور یہ ایک باریک نکتہ ہے جیسا بیت اللہ ہے ایک اس سے بھی اوپر ہے۔ جب تک اس کا طواف نہ کرو یہ طواف مفید نہیں اور ثواب نہیں اور اس کا طواف کرنے والوں کی بھی یہی حالت ہونی چاہئے جو یہاں دیکھتے ہو کہ ایک مختصر سا کپڑا رکھ لیتے ہیں۔ اس طرح اس کا طواف کرنے والوں کو چاہئے کہ دنیا کے کپڑے اتار کر فروتنی اور انکساری اختیار کرے اور عاشقانہ رنگ میں پھر طواف کرے۔ طواف عشق الٰہی کی نشانی ہے اور اس کے معنے یہ ہیں کہ گویا مرضات اللہ ہی کے گرد طواف کرنا چاہئے۔ اور کوئی غرض باقی نہیں"۔ (الحکم جلد ۱۱ نمبر ۲ مورخہ ۱۷/جنوری ۱۹۰۷ء صفحہ ۹)

اب طواف کے متعلق یاد رکھنا چاہئے کہ صرف طواف ہی نہیں بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرما رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے عشق میں طواف کیا جائے اور پھر سر منڈاتے ہیں، سر منڈانا بھی وقف کی علامت ہوا کرتی ہے۔ بچے کا بھی سر جب مونڈا جاتا ہے تو اس سے بھی یہی علامت ہے کہ ہم اس بچہ کو خدا کے لئے وقف کرتے ہیں۔ دنیا میں ہر جگہ سر منڈانا وقف کی علامت سمجھی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ بھکشو بھی سر منڈا دیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقام کو ایک عاشقانہ طواف کی جگہ بنا دیا ہے۔

اس کا ترجمہ یہ ہے کہ مقام ابراہیم اس میں کھلے کھلے نشانات ہیں یعنی ابراہیم کا مقام ہے اور جو بھی اس میں داخل ہوا وہ امن پانے والا ہو گیا۔ اور لوگوں پر اللہ کا حق ہے کہ وہ (اس کے) گھر کا حج کریں (یعنی) جو بھی اس (گھر) تک جانے کی استطاعت رکھتا ہو۔ اور جو انکار کر دے تو یقیناً اللہ تعالیٰ تمام جہانوں سے بے نیاز ہے۔

اب یاد رکھنا چاہئے کہ دنیا میں بہت سی جگہوں کے حج کئے جاتے ہیں۔ عیسائیوں نے بھی اپنے حج کی جگہیں بنائی ہوئی ہیں اور ہندوؤں نے بھی حج کی جگہیں بنائی ہوئی ہیں۔ سومنات وغیرہ کا بھی حج کیا جاتا ہے، بنارس میں حج کی جگہیں ہیں لیکن امر واقع یہ ہے کہ صرف دنیا میں ایک ہی مقام ہے حضرت ابراہیمؑ کا مقام یعنی حج کا مقام مکہ ہے، ایک ہی ہے جہاں سب دنیا سے لوگ آتے ہیں، ساری دنیا میں تلاش کر کے دیکھ لیں کسی جگہ کے لئے حج پہ ساری دنیا سے لوگ نہیں آتے، صرف مخصوص دنیا کے لوگ آتے ہیں۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم جو فرماتے ہیں اس جگہ کو امن بنا دیا گیا ہے یہ بالکل درست ہے۔ امن ابھی بھی وہاں ظاہری طور پر امن موجود ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ اگر امن کی تلاش ہو، سچے امن کی تلاش ہو تو وہ خانہ کعبہ کا حج کرے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام: "امن است در مکان محبت سرائے ما" ہمارا مکان جو ہماری محبت سرائے ہے اس میں ہر طرح سے امن ہے۔

(تذکرہ صفحہ ۵۱۲ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

ایک ۱۹۰۵ء کا الہام ہے: "زلزلہ کے وقت ہم مع اپنے تمام اہل و عیال کے باغ میں چلے گئے تھے اور ایک میدان ہماری زمین کا جس میں پانچ ہزار آدمی کی گنجائش ہو سکتی تھی ہم نے سونے کے لئے پسند کیا اور اس میں دو خیمے لگائے اور ارد گرد قناتوں سے پردہ کرا دیا مگر پھر بھی چوروں کا خطرہ تھا کیونکہ جنگل تھا اس کے قریب ہی بعض دیہات میں نامی چور رہتے ہیں جو کئی مرتبہ سزا پا چکے ہیں۔ ایک مرتبہ رات کو مَیں نے خواب میں دیکھا مَیں پہرہ کے لئے پھرتا ہوں۔ جب مَیں چند قدم گیا تو ایک شخص مجھے ملا اور اس نے کہا کہ آگے فرشتوں کا پہرہ ہے یعنی تمہارے پہرہ کی ضرورت نہیں، تمہاری فرودگاہ کے ارد گرد فرشتے پہرہ دے رہے ہیں۔ "امن است در مکان محبت سرائے ما"۔ پھر چند روز کے بعد ایسا اتفاق ہوا کہ ارد گرد کے دیہات میں سے ایک گاؤں کا باشندہ جو نامی چور تھا چوری کے ارادہ سے ہمارے باغ میں آیا اور اس کا نام بشن سنگھ تھا۔ رات کا پچھلا پہر تھا جب وہ اس ارادہ سے باغ میں داخل ہوا مگر موقع نہ ملنے سے ایک پیاز کے کھیت میں بیٹھ گیا اور بہت سی پیازیں اس نے توڑیں اور ایک ڈھیر لگا دیا اور کسی نے دیکھ لیا تب وہاں سے دوڑا۔ وہ اس قدر قوی ہیکل تھا کہ اس کو دس آدمی پکڑ نہ سکتے اگر خدا کی پیشگوئی نے پہلے سے اس کو پکڑا ہوا نہ ہوتا۔ دوڑنے کے وقت ایک گڑھے میں پیر اس کا جا پڑا پھر بھی وہ سنبھل کر اٹھا مگر آگے پیچھے سے لوگ پہنچ گئے اور اس طرح پر سردار بشن سنگھ باوجود اپنی سخت کوشش کے پکڑے گئے اور عدالت میں جاتے ہی سزایاب ہو گئے۔ بعد اس کے ہمارے سکونتی مکان میں جو باغ میں ہے جس میں ہم دن کے وقت رہتے تھے ایک بڑا سانپ نکلا جو ایک زہریلا سانپ تھا اور بڑا لمبا تھا وہ بھی اس چور کی طرح اپنی سزا کو پہنچا۔ اور اس طرح پر فرشتوں کی حفاظت کا ثبوت ہمیں دست بدست مل گیا"۔ (حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۱۵۔۳۱۶)۔ کہ "امن است در مکان محبت سرائے ما"۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک الہام ہے "امین الملک جے سنگھ بہادر"۔ اب امین الملک تو سمجھ آتی ہے۔ جے سنگھ بہادر سے مراد غالباً آپ کی جے، جیسے جہاں مرزا غلام احمد کی جے ہے نا انہی معنوں میں لگتا ہے یہ۔

❀❀❀❀......✪✪✪......❀❀❀❀

اَلْحَمْدُلِلّٰہ اَلْحَمْدُلِلّٰہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے انسٹی ٹیوٹ میں سے گزشتہ سال پڑھ کر فارغ ہونے والے ۸۰ فیصد سٹوڈنٹس کو اللہ تعالیٰ نے بہترین ملازمت سے نوازا ہے۔ اور بہت سی کمپنیاں اب خود ڈیمانڈ کر رہی ہیں کہ ہمیں آپ کے پاس پڑھے ہوئے اور لوگوں کی ضرورت ہے۔

نئے کورس کے داخلے جاری ہیں۔ جلد رجوع کریں

Microsoft Certified Professional IT Training Centre

Ehrharstr.4 30455 Hannover Germany

Tel :0049+511+404375 Fax: 0049-511-4818735

E-mail: Khalid@t-online.de

وعدہ جات تحریک جدید

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مورخہ ۲/نومبر ۲۰۰۱ء کے خطبہ جمعہ میں تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان فرما چکے ہیں۔ نئے سال کا اعلان ہونے پر پہلے تین ماہ میں احباب جماعت سے وعدہ جات لینے کا کام مکمل کرنا ضروری ہوتا ہے۔

امید ہے سیکرٹریان تحریک جدید نے اپنی اپنی جماعتوں سے وعدہ جات حاصل کر لئے ہونگے۔ امراء ممالک و صدران سے درخواست ہے کہ براہ کرم وعدہ جات کا خلاصہ جلد مرکز میں بھجوا کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(ایڈیشنل وکیل المال۔ لندن)

تحصیل کیری (Kiri) صوبہ باندوندو (Bandundu) (کانگو۔وسطی افریقہ) کے

پہلے ریجنل جلسہ سالانہ کا کامیاب و بابرکت انعقاد

احباب جماعت کے اخلاص و قربانی کے روح پرور نظارے۔ سینکڑوں افراد بیسیوں میل کا پیدل سفر کر کے جلسہ میں شامل ہوئے
سات افراد کا ایک قافلہ ایک سو چالیس کلومیٹر سے زائد سفر طے کر کے جلسہ میں حاضر ہوا

ٹرانسپورٹ کی سہولتوں کے نہ ہونے کے باوجود ۴۰ جماعتوں کے ۸۳۰ نمائندگان کی شمولیت

معاندین کی مخالفت کے باوجود ۲۲۵ غیر از جماعت بھی جلسہ میں شریک ہوئے

(طاہر منیر بھٹی۔کانگو کنشاسا)

کیری (Kiri) صوبہ باندوندو (Bandundu) کے ضلع انونگو (Inongo) کی تحصیل ہے جو صوبہ باندوندو کی مشہور جھیل مائی اندومبے (Mai Ndombe) یعنی کالے پانی کی جھیل کے شمال میں واقع ہے اور کانگو کے دارالحکومت کنشاسا سے آٹھ سو کلومیٹر دُور ہے۔

امسال محترم محب اللہ خالد صاحب امیر جماعت کی ہدایت کے مطابق جماعت ہائے علاقہ کیری (Kiri) کا علیحدہ جلسہ سالانہ منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔چونکہ کیری سے کنشاسا پہنچنے کیلئے صرف دو راستے ہیں۔ایک ہوائی جہاز کے ذریعے سے اور دوسرا باتو (Batu) یعنی بڑی کشتی کے ذریعہ جو مسلسل بیس دن کا سفر ہے۔اور کرایہ ٹرانسپورٹ بہت مہنگا ہے اور جماعت احمدیہ کیری کے احباب کا کثیر تعداد میں کنشاسا کے جلسہ میں پہنچنا ناممکن ہے۔

کیری (Kiri) سے سات کلومیٹر دور ایک گاؤں لونزومبو (Lonzonbo) واقع ہے جہاں پر ۲۸رجولائی ۲۰۰۱ء کو جلسہ سالانہ منعقد کرنے کا پروگرام بنایا گیا۔

انتظامات جلسہ

جلسہ سے ایک ماہ قبل جلسہ کے انتظامات کے لئے ایک انتظامیہ کمیٹی بنائی گئی۔مکرم محمد لومانزا (Muhammad Lomanza) جو کہ جماعت کے لوکل مشنری ہیں افسر جلسہ سالانہ اور کمیٹی کے صدر مقرر ہوئے اور دیگر ممبران میں مکرم حسن سلیمان صاحب معلم، مکرم داؤد اصاحب اور مکرم حسین ایزنزا (Iyanza) شامل تھے۔کمیٹی کے تمام ممبران نے اپنے اپنے فرائض کو نہایت محنت کے ساتھ سرانجام دیا۔جلسہ کے کامیاب انعقاد کے لئے تین میٹنگز ہوئیں جن میں جلسہ کے تربیتی اور علمی پروگرامز ترتیب دئے گئے۔جلسہ گاہ کی تیاری اور اخراجات جلسہ کا جائزہ لیا گیا اور جلسہ پر ڈیوٹی دینے والے احباب کی فہرست تیار کر کے انہیں قبل از وقت اطلاعات بھجوائی گئیں اور ان کی ایک میٹنگ بلوا کر انہیں ڈیوٹی کے بارہ میں ہدایات دی گئیں۔اسی طرح تمام صدران جماعتہائے کیری کو بذریعہ خطوط جلسہ میں شمولیت کی اطلاعات دی گئیں اور علاقے کے سرکردہ احباب، گورنمنٹ کے اہلکاروں اور نمائندگان کو اور تحصیل کے ایڈمنسٹریٹر کو جلسہ میں شرکت کے لئے دعوت نامے بھجوائے۔اسی طرح عیسائی مشنریز، پاسٹرز اور شیف حضرات کو بھی جلسہ میں شمولیت کے لئے دعوت نامے بھجوائے گئے۔یہ تمام کام محترم افسر صاحب جلسہ سالانہ کی نگرانی میں ہوا۔

تیاری جلسہ گاہ

جلسہ گاہ کی تیاری کے سلسلہ میں دو وقار عمل کروائے گئے جن میں ۴۰ سے زائد احباب نے حصہ لیا۔جلسہ کے پروگرامز سننے کے لئے ایک بڑا پنڈال تیار کیا جس کے لئے جنگل سے لکڑیاں کاٹ کر انہیں کام میں لایا گیا۔

جلسہ سے ایک روز قبل گاؤں کے چیف صاحب نے گاؤں کے تمام لوگوں کو اکٹھا کیا اور جلسہ کی خاطر تمام گاؤں کی صفائی کروائی اور گاؤں کو خوب سجایا گیا۔اس کارروائی میں سوا دو سو غیر از جماعت احباب نے شرکت کی۔اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

شعبہ رجسٹریشن اور استقبالیہ:

شعبہ رجسٹریشن کے تحت جلسہ میں شرکت کرنے والے تمام احباب کی رجسٹریشن کی گئی۔نیز ان کے استقبال کا انتظام کیا گیا۔ڈیوٹی پر موجود کارکنان نے بہت محنت سے کام کیا۔

شعبہ رہائش و ضیافت

جلسہ پر آنے والے تمام احباب کے لئے رہائش اور بہترین کھانے کا انتظام کیا گیا۔کھانے میں احباب کو مچھلی ، پوندو (Pondo)، کوانگا (Kwanga)، فوفو (Fufu) اور چاول وغیرہ کی ڈشیں پیش کی گئیں۔

جلسہ کی کارروائی

جلسہ کی کارروائی کا آغاز صبح دس بجے تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم ظفر احمد صاحب نے کی اور مکرم عیسیٰ صاحب نے فرنچ ترجمہ پیش کیا۔حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے منظوم کلام میں سے ”وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا“ کے چند اشعار خاکسار (طاہر منیر بھٹی) نے پڑھے اور لنگالہ زبان میں ترجمہ پیش کیا۔نظم کے بعد مکرم حسن سلیمان صاحب (لوکل مشنری) نے افتتاحی خطاب کیا جس میں احباب جماعت اور مہمانان کرام کو خوش آمدید کہا اور جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کے اغراض و مقاصد حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے ارشادات کے روشنی میں بیان فرمائے۔بعد ازاں خاکسار نے سیرۃ النبیؐ کے موضوع پر لنگالہ زبان میں تقریر کی۔سیرت حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے عنوان پر مکرم محمد لومانزا نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔پھر ایک گروپ نے خاص روایتی انداز میں ترانہ لَا۔اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ خوش الحانی سے پیش کیا۔حضرت امام مہدیؑ کی آمد و علامات اور خلافت کی اہمیت و برکات کے عنوان پر مکرم حسن سلیمان صاحب نے اظہار خیال کیا۔تقاریر کے بعد مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی جو کم و بیش ایک گھنٹہ جاری رہی جس میں مہمانان کرام کے سوالات کے تسلی بخش جوابات دئے گئے جن سے خاص طور پر عیسائی طبقہ کے لوگ بہت متاثر ہوئے۔مجلس سوال و جواب کے بعد خاکسار نے تمام احباب کا شکریہ ادا کیا اور اختتامی دعا کروائی۔اس طرح عظیم الشان برکات کا حامل یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔تین بجے سہ پہر نماز ظہر و عصر ادا کی گئیں اور پھر تمام احباب کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

احباب جماعت کا اخلاص اور جذبۂ ایمانی

جلسہ کے لئے ۲۸رجولائی کا صرف ایک دن مقرر کیا گیا تھا لیکن احباب جماعت کی آمد کا سلسلہ دو روز قبل شروع ہو گیا۔جلسہ سالانہ کے بارہ میں سن کر احباب بہت خوش ہوئے کہ ہمارے اس دور دراز علاقہ میں پہلی مرتبہ جلسہ ہو رہا ہے۔وہ سب اپنا کام چھوڑ کر دور دراز علاقوں سے جہاں پر ٹریفک کی کوئی سہولت میسر نہیں پیدل یا سائیکل پر سفر کر کے جلسہ میں شامل ہوئے۔سات افراد کا ایک قافلہ ایک سو چالیس کلومیٹر سے زائد پیدل سفر طے کر کے تین دن کے بعد جلسہ میں حاضر ہوا۔اور چھ سو تیس احباب نے مختلف علاقوں سے ۲۰ سے ۱۰۰ کلومیٹر تک کا پیدل سفر کر کے جلسہ میں شمولیت کی سعادت حاصل کی۔

دوران جلسہ جماعت احمدیہ کی صداقت اور مضبوطی ایمان کے روح پرور واقعات بھی دیکھنے میں آئے۔جلسہ سے قبل جب علاقے کے تمام دیہات میں جلسہ میں شمولیت کے لئے دعوت نامے تقسیم کئے گئے تو احمدی اور غیر از جماعت دوست کثرت سے جلسہ میں شرکت کے لئے تیاری کرنے لگے۔جب مخالفین احمدیت کو اس بات کا علم ہوا تو انہوں نے ہر ممکن طریق سے جلسہ ناکام بنانے کی کوشش کی۔انہوں نے کہا کہ جماعت احمدیہ مسلمان نہیں ہے، یہ تو کافر لوگ ہیں اور اپنا الگ نبی مانتے ہیں اور یہ جو جلسہ کر رہے ہیں یہ بدعت ہے اس کا قرآن و حدیث میں کوئی ذکر نہیں۔ان میں مولوی محمد حسین بٹالوی کے نقش قدم پر چلنے والے دو مخالفین موسیٰ اندوکی (Musa Ndoki) اور موسیٰ انکانیتی (Musa Nkantiti) خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔یہ دونوں مخالفین جلسہ کے روز جلسہ گاہ کی طرف آنے والی سڑک پر کھڑے ہو گئے اور آنے والے مہمانوں کو کہتے کہ وہاں پر کوئی جلسہ نہیں ہو رہا اور ہر ممکن طریق سے لوگوں کو روکنے کی کوشش کرتے رہے۔لیکن مہمانان کرام نے جواب دیا کہ ہمیں خدا کے نام پر بلایا گیا ہے ایک دفعہ ضرور جا کر اپنی آنکھوں سے جماعت احمدیہ کے جلسہ کو دیکھیں گے۔چنانچہ ان مخالفین کے روکنے کے باوجود کثیر تعداد میں احباب نے جلسہ میں شرکت کی اور وہ دونوں آخر ناکام و نامراد اپنے گھروں کو یہ کہتے ہوئے واپس چلے گئے کہ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ یہ ہماری بات نہیں مانتے اور اپنے آپ کو احمدیت کے سپرد کر رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس علاقہ کی ۴۰ جماعتوں میں سے ۸۳۰ نمائندگان نے شرکت کی سعادت پائی۔گورنمنٹ آفیسرز اور نائب ایڈمنسٹریٹر مکرم ڈیموزار Demozart اور عیسائیوں کے سات فرقوں کے ۱۲ مشنریز سمیت کثیر تعداد میں دیگر مہمان بھی شامل ہوئے۔

جلسہ کے متعلق تأثرات

اس علاقے میں عیسائی مشنز کا یہ رواج ہے کہ جب کسی کو خط لکھ کر دعوت پر بلایا جاتا ہے تو کھانا کھانے کے بعد واپسی پر آئے ہوئے مہمان کچھ رقم بطور تحفہ پیش کرتے ہیں۔ہمارے جلسہ پر بھی لنگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے فیض یاب ہونے کے بعد بعض مہمانوں نے رقم پیش کرنا چاہی۔انہیں بتایا گیا کہ یہ حضرت مسیح موعودؑ کا لنگر ہے جو تمام دنیا میں جاری ہے۔ہم اس کھانے کی کوئی رقم وصول نہیں کرتے۔ہاں دینِ اسلام کی اشاعت کے لئے اگر کوئی مالی قربانی پیش کرے تو جماعت اس کی پیشکش قبول کرتی ہے۔اس پر مہمانان کرام نے کہا کہ یہ تو اسلام کی حقیقی تعلیم ہے جو آج ہمیں صرف یہاں نظر آئی ہے۔اس سے قبل احمدیت کے بارہ میں بعض غلط باتیں ہم نے سنی ہوئی تھیں لیکن آج جلسہ سننے کے بعد ہم پر یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ احمدیت ہی اسلام اور قرآن کی حقیقی تعلیم کی آئینہ دار جماعت ہے۔

بعض مہمانوں نے بذریعہ خطوط جلسہ کے کامیاب انعقاد پر مبارک بادی اور خوشنودی کا اظہار کیا۔یوں ہمارا پہلا ریجنل جلسہ سالانہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔الحمدللہ۔

آخر پر تمام احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔اللہ تعالیٰ ہماری ان حقیر کوششوں کو قبول فرمائے اور جلسہ کی برکات دائمی اور مثمر بثمرات حسنہ ہوں۔

بقیہ:خطاب حضور انور از صفحہ نمبر ۴

Community Response by Boxkwski Muxch and Walker. Taxistock Publication) جو ۱۹۸۳ء میں چھپی اس کتاب سے ایک حوالہ کا ترجمہ پیش کرتا ہوں۔ وہ لکھتے ہیں: Ashley نے ۱۹۷۳ء کے ایک سروے میں بتایا کہ برطانیہ میں ہر سال ۲۷ ہزار serious cases ہوتے ہیں جن میں مرد اپنی بیویوں کو مار کر زخمی کر دیتے ہیں۔ ۱۹۷۳ء کی عورتوں کی اصلاح معاشرہ کی کوششوں کے نتیجہ میں جس حد تک معاشرہ کی اصلاح ہوئی تھی اس کا یہ نمونہ ہے۔ ایک اور سروے سے معلوم ہوا کہ یہ تعداد اس سے کئی گنا زیادہ ہے۔ بلکہ دو لاکھ کے لگ بھگ ہے۔ علاوہ ازیں کہتے ہیں کہ اس تعداد کو بھی آخری شمار نہیں کیا جاسکتا۔ کیونکہ اکثر عورتیں مار کھاتی ہیں اور خاموش رہتی ہیں کیونکہ وہ شرم محسوس کرتی ہیں کہ تحقیق کرنے والوں کو بتائیں کہ ہمارا خاوند ہم پر ہاتھ اٹھاتا رہا ہے۔

Parliamentary select committee on violence in marriage صفحہ ۱۱ تا ۲۱ نے لکھا ہے کہ اس وجہ سے اس قسم کی صحیح تعداد کا اندازہ کرنا بے حد مشکل ہے۔ چنانچہ ایک اور رپورٹ میں لکھا گیا ہے کہ ۱۹۷۷ء میں صرف Bristol کے علاقہ میں پانچ چھ ہزار کے قریب cases پولیس رپورٹ کے مطابق درج ہوئے جن میں عورتوں نے یہ شکایت کی تھی کہ مردوں نے ہمیں ظالمانہ طور پر پیٹا ہے۔

اسی طرح Erin Pizzy کی کتاب ہے جس کا ٹائیٹل ہے Scream quietly or the neighbours will hear یہ کتاب ۱۹۷۴ء میں penguin نے شائع کی۔ اس کتاب میں عورتوں پر ظلم کی بہت ہی دردناک داستانیں ہیں۔ ایک روایت کے مطابق عورتوں کی مار کھا کھا کر زخمی اور ٹوٹی ہوئی ہڈیوں، سگریٹوں سے جلائی ہوئی جلد اور بے شمار خطرناک زخموں کی ایک کہانی ہے۔ اس کہانی کی تفصیلات کو تو چھوڑتا ہوں جس نے کتاب دیکھنی ہے وہ دیکھ سکتا ہے۔ بہت دردناک واقعات اس میں درج ہیں کہ کس طرح شراب کی بوتلیں عورتوں کے سروں پر مار مار کر توڑی جاتی ہیں اور ان کو باندھ کر سگریٹوں سے جلایا جاتا ہے۔

یہ صرف ماضی کی بات نہیں بلکہ آج بھی بہت سے مزدور پیشہ گھروں میں ایسا ہی ہو رہا ہے۔ ۱۹۷۶ء میں پہلی بار انگلستان میں violence کے خلاف act بنا ہے۔ اور دستور کے مطابق ۱۹۱۵ء کا قانون اس وقت تک منسوخ نہیں ہو سکا جب تک اس نئے قانون نے اس کو منسوخ نہیں کر دیا۔ ۱۹۷۶ء میں پہلی بار واضح طور پر اس قانون کو منسوخ کیا گیا اور ۱۹۸۱ء میں اس کے اثرات کا جائزہ لیا گیا کہ اس کے نتیجہ میں معاشرہ پر کیا اچھے اثرات پڑے ہیں۔ چنانچہ wafe کی ریسرچ ٹیم نے رپورٹ کی کہ اس ایکٹ کا کوئی اثر ظاہر نہیں ہوا۔ کیونکہ جب تک جج کو اس بات کی تسلی نہ ہو جائے کہ تشدد واقعی حد سے گزر گیا تھا وہ مرد کو گھر سے باہر نہیں نکال سکتے۔ اگر انہیں گھر سے نکال دیں تو حکومت کو مسئلہ یہ پیش آجاتا ہے کہ وہ مرد homeless بن جاتا ہے اور لوکل کونسل کو اس کی ذمہ داری قبول کرنا پڑتی ہے۔ اس ریسرچ ٹیم نے جو نتیجہ شائع کیا ہے اس کی رو سے چھ سو چھپن مظلوم عورتوں کا انٹرویو لیا گیا جن میں ۶۴ فیصد نے کہا کہ ان کے خاوندوں نے انہیں مارا مگر باوجود رپورٹ کے پولیس نے ان کی کوئی مدد نہیں کی۔ انہوں نے کہا کہ وہ گھریلو جھگڑوں میں دخل اندازی نہیں کر سکتے۔ باقی ۳۶ فیصد نے کہا کہ پولیس کو بلایا گیا مگر انہوں نے یقین ہی نہیں کیا کہ مارا بھی گیا تھا۔ عورتوں کا اس رپورٹ کے مطابق تاثر یہ تھا کہ چونکہ پولیس والے اکثر مرد ہیں اس لئے اس معاملہ میں وہ مردوں کا ساتھ دیتے ہیں اور عورت کی آواز نہیں سنتے۔

South London Press کی جمعہ ۱۲رجون ۱۹۸۷ء کی اشاعت میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ ایک باپ نے اپنی ایک سال کی معصوم بچی کو سر پر اس قدر مارا کہ اس کی ہڈیاں ٹوٹ گئیں۔ ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ بچی ساری زندگی کے لئے اندھی ہو چکی ہے۔ اس کے علاوہ اسے ساری عمر کے لئے مرگی کی بیماری بھی لگ گئی ہے اور اس کے علاوہ بھی بعض بیماریاں ہیں جو عمر بھر اس کے ساتھ لگی رہیں گی۔

ٹائمز ۲۰ جون ۱۹۸۷ء کے صفحہ ۴ پر لکھا ہے کہ Portsmouth میں ایک پانچ سالہ بچی کو اس کے باپ نے rape کیا اور N.S.P.C.C کے اندازہ کے مطابق ۱۹۸۶ء میں اس قسم کے رجسٹرڈ مظلوم بچوں کی تعداد دس ہزار تھی۔ یہ بچے پندرہ سال سے کم عمر کے ہیں اور ان میں بھاری اکثریت وہ تھی جن کے ساتھ اسی قسم کے جنسی مظالم ہوئے جن کا میں نے ذکر کیا ہے۔ ۱۹۸۵ء تک انگلستان اور ویلز میں ایسے مظالم میں ۴۲ فیصد اضافہ ہوا۔ یہ قانون بننے کے بعد اور تحریکات جاری ہونے کے بعد کے قصے ہیں۔ (اسلامی ممالک میں اگرچہ بہت سی برائیاں رواج پکڑ گئی ہیں مگر ایسے بھیانک جرائم کا عشر عشیر بھی دکھائی نہیں دے گا)۔ جو کم عمر لڑکوں پر ماں باپ کی طرف سے زیادتیاں ہو رہی ہیں وہ اس کے علاوہ ہیں۔ چونکہ یہ مضمون صنف نازک سے تعلق رکھتا ہے اسلئے میں نے صرف بچیوں کے بارہ میں ہی کوائف پیش کئے ہیں۔

N.S.P.C.C کے پیش کردہ اعدادو شمار کے مطابق یہ اضافہ ہر سال دوگنا ہو رہا ہے۔ یعنی آنے والے چند سالوں میں شاید آپ کو تلاش کر کے وہ گھر نکالنا پڑے گا جہاں عورتوں اور معصوم بچوں پر مظالم نہیں ہو رہے۔

(ٹائمز ۲۰جون ۱۹۸۷ء صفحہ ۴)

مشہور اخبار "The Independent" اپنی ۳۰رجون ۱۹۸۷ء کی اشاعت میں لکھتا ہے کہ N.S.P.C.C کی ایک رپورٹ کے مطابق پچھلے سال sexually abused بچوں کی تعداد میں ۱۳۷ فیصد اضافہ ہو گیا ہے۔ پس یہ تو اندازہ پیش کیا گیا تھا کہ ہر سال دوگنا اضافہ متوقع ہے لیکن مختلف ایجنسیوں کے اندازے جو پہلے پیش کئے گئے ہیں The Independent میں شائع ہونے والی اس رپورٹ میں جائزہ کے مطابق اضافہ ان کے سابقہ شائع ہونے والی رپورٹوں سے زیادہ ہے۔ اسکے مطابق ان میں ۸۰ فیصد تعداد بچیوں کی ہے گویا ۵۷ فیصد مظالم لڑکوں سے تعلق رکھتے ہیں۔

(Guardian۔ ۷رجولائی ۱۹۸۷ء۔ صفحہ ۱)

جہاں تک اس ملک میں طلاقوں کا تعلق ہے، مڈل کلاس جو تعلیم یافتہ اور اچھی خاصی کھاتی پیتی کلاس ہے، اس میں ۳۲ فیصد عورتوں نے یہ ثابت کر کے عدالتوں میں طلاق لی کہ ان کے خاوند ان پر شدید مظالم ڈھاتے ہیں اور مار کٹائی کرتے ہیں جبکہ ورکنگ کلاس میں ۴۰ فیصد نے۔

(Marital Violence: The Community Response by Boxkwski Muxch and Walker. Taxistock Publication 1983)

لیکن یہ وہ معاملات ہیں جو عدالتوں میں جاکر ثابت ہوئے اور جن کے نتیجہ میں طلاقیں دے دی گئیں۔ اس کے علاوہ وسیع تعداد میں وہ عورتیں بھی ہیں جو کسی عدالت میں پہنچ نہیں سکیں۔ اس لئے ان کی تعداد کا عدالتی اعداد و شمار میں ذکر نہیں۔ آئندہ رپورٹ میں یہ بھی ذکر ملتا ہے کہ ہماری مظلومیت کی زندگی اب بدل نہیں سکتی۔ ہمارے حالات ایسے ہیں، ہمارے بچوں کے حالات ایسے ہیں کہ اب جیسے بھی ہے اسی طرح چلتا رہے گا۔ چنانچہ ایسی ہی ایک سوشل ورکر نے جو گھروں میں جاکر سوالات کئے ان کے واقعات لکھے ہیں۔ ایک عورت کے متعلق بیان ہے جو میں نے اس مضمون میں شامل کرنے کے لئے چنا ہے۔ وہ کہتی ہے کہ "میرے خاوند نے ساری زندگی مجھے مارا۔ جب میں پہلے بچہ سے حاملہ ہوئی تو میرا خاوند دوسروں کے ساتھ باہر جانے لگ گیا۔ پھر جب شراب خانے سے واپس آتا تو مجھے مارنا شروع کر دیتا"...... "یہ روز مرہ کا دستور تھا لیکن ایک دفعہ کا ذکر یہ ہے اس نے مجھے کندھوں سے پکڑ کر میرا سر دیوار پر مارنا شروع کر دیا یہاں تک کہ میں بیہوش ہو گئی۔ پھر مجھے گھسیٹ کر پانی کی ٹوٹی کے نیچے لے گیا اور ٹھنڈا پانی میرے سر پر ڈالا۔ اور جب مجھے ہوش آئی تو پھر اسی طرح مجھے کندھوں سے پکڑا اور دیوار کے ساتھ مارنا شروع کر دیا یہاں تک کہ میں پھر بیہوش ہو گئی"۔ جب اس سے پوچھا گیا کہ ان حالات میں وہ اپنے خاوند کو چھوڑتی کیوں نہیں۔ تو وہ کہنے لگی کہ آخر وہ بچوں کو لے کر کہاں جائے۔ اس سے کہا گیا کہ وہ حکومت کی سوشل سروس کی طرف رجوع کرے۔ کہنے لگی کہ اس نے کوشش کی ہے مگر ہر دفعہ اسے ٹال دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ گھر واپس چلی جاؤ۔ چنانچہ اس سوشل ورکر نے جب لندن کی تمام Boroughs سے اس عورت کی داستان بیان کر کے ان سے مدد چاہی تو انہوں نے جواب یہ دیا کہ اگر وہ گھر سے نکلی تو voluntary homeless قرار دی جائے گی اور جو voluntary homeless ہو اس کے لئے کوئی امداد نہیں۔ اب اس بیچاری کو کیا کرنا چاہئے۔ اگر وہ عدالت میں جائے اور اسی گھر میں رہتے ہوئے اپنے خاوند کے خلاف آواز اٹھائے یا سوشل سروس میں جائے، جو اتنا ظالم ہے ایسی صورت میں وہ اس سے کیا کیا مزید بدسلوکیاں نہیں کرے گا۔

(Scream quitely or the neighbours will hear)

امریکہ میں جو سروے شائع ہوئے ہیں وہ بھی کسی طرح بہتر نہیں ہیں۔ ۴۱ فیصد عورتوں کو شادی کے پہلے چھ مہینوں میں مارا گیا ہے۔ ۱۸ فیصد عورتوں کو ایک سال کے بعد مار پڑنی شروع ہوئی۔ ۲۵ فیصد عورتوں کو دو سال کے بعد مار پڑنی شروع ہوئی۔ اور یہ جو امریکہ اٹھ اٹھ کر اسلام پر اعتراض کرتا ہے اور اسلام کے مظالم کی فلمیں دکھاتا ہے اس کا اپنا حال یہ ہے کہ اعداد و شمار کے مطابق ۸۴ فیصد عورتیں ایک سال سے دو تین سال کے اندر اپنے خاوندوں کے مظالم کا نشانہ بن جاتی ہیں۔ (Dobash and Dobash, 1979)

(باقی آئندہ شمارہ میں)

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا
سالانہ چندہ خریداری
برطانیہ: پچیس (۲۵) پاؤنڈز سٹرلنگ
یورپ: چالیس (۴۰) پاؤنڈز سٹرلنگ
دیگر ممالک: ساٹھ (۶۰) پاؤنڈز سٹرلنگ
(مینیجر)

Earlfield Properties
We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

TOWNHEAD PHARMACY
FOR ALL YOUR PHARMAECUTICALS NEEDS
☆......☆......☆
31 Townhead Kirkintilloch
Glasgow G66 1NG
Tel: 0141-211-8257
Fax: 0141-211-8258

"لائے گئے ہیں"

(چوھدری احمد علی -ربوہ)

زبان اردو میں سند مانے جانے والے تبحر عالم دین، حضرت امام مہدی علیہ السلام کے صحابی حضرت سید مختار احمد صاحب شاہجہان پوریؓ نے ایک بار مجھ عاجز سے فرمایا "آپ آئے نہیں، لائے گئے ہیں"۔ خاکسار جب بغرض زیارت اور دعا پہلی بار آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضرت شاہ صاحب کے پوچھنے پر عرض کیا تھا کہ ادرحماں کا رہنے والا ہوں اور تعلیم الاسلام ہائی سکول میں پڑھاتا ہوں، صحبت صالح سے مستفیض ہونے کے لئے آیا ہوں تو بے ساختہ فرمایا تھا۔ "آپ آئے نہیں، لائے گئے ہیں"۔ مجھے کئی روز سے انتظار تھا کہ کوئی ایسا شخص ملے جو حضرت حافظ عبدالعلیؓ صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گاؤں کا ہو۔ اور ان کے گاؤں کے نام "ادھرہمہ" کا اصل تلفظ اور درست کتابت بتائے۔ کیونکہ جس کتاب میں حافظ عبدالعلیؓ کے نام کے آگے ان کے گاؤں کا نام "ادھرہمہ" لکھا ہے اس کو دیکھ کر مجھے تسلی نہیں ہوئی کہ یہ درست نام ہے کون سی زبان کا لفظ ہے۔ آپ اصل نام اور اس کی کتابت بتایئے تاکہ میں علامہ جلال الدین شمسؓ صاحب کی تقریر کی نظر ثانی کا حق ادا کر کے انہیں اشاعت کے لئے واپس بھجواؤں"۔

خاکسار نے "ادرحماں" نام کی وجہ تسمیہ اور مرورِ زمانہ سے اس میں تبدیلی آکر "ادھرہمہ" بننے کی ساری تفصیل حضرت حافظ صاحبؓ کی خدمت میں عرض کردی۔ آپ نے سن کر بڑی مسرت کا اظہار فرمایا اور اپنی میٹھی اور رسیلی زبان میں کلمات خیر سے نوازا اور تقریر کا مسودہ صاف کر کے لکھنے کے لئے دیا۔ فرمایا جب تک ساری تقریر صاف لکھی نہیں جاتی آپ کو یہاں آکر میرے سامنے اسے لکھنا ہوگا۔ اگر ایسا آسانی سے کر سکتے ہیں تو اسے شروع کیجئے۔ خاکسار نے "بشوقِ حضوری طول دادم داستانے را" نہایت آہستہ آہستہ اور صاف لکھنا شروع کیا اور کچھ روز حاضری دیتا رہا جو حاضری اور حضوری میرا سرمایہ حیات ہے۔ اپنی خوش نصیبی پر ناز ہے۔ یہ ۶۵-۱۹۶۴ء کی بات ہے۔ مگر آپ کی زبان مبارک سے نکلا ہوا یہ جملہ میرے ذہن کی تختی پر نقش ہو چکا ہے۔ اور جب کسی جماعتی یا انفرادی موقع پر کوئی ایسا واقعہ دیکھنے سننے کا موقع ملتا ہے تو زبان سے یہ جملہ نکلتا ہے۔

ہماری جماعت کا ۲۰۰۱ء کا بین الاقوامی جلسہ سالانہ امسال لندن کی بجائے ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ نے جرمنی میں منعقد کرنے کا ارشاد فرمایا۔ تو جرمنی میں رہنے والے افرادِ جماعت چھوٹے بڑے، مرد وزن جس عزم صمیم اور مسرت وشادمانی سے تیاریوں میں سرگرم ہوگئے اس کیفیت کو ہم بیان نہیں کر سکتے شاید وہ خود بھی اپنے دلوں کی کیفیات بیان کرنے سے قاصر ہوں گے۔

تمام دنیا سے احمدی دل اس میں شمولیت کے لئے مچلنے لگے اور اپنے اپنے وسائل اور استطاعت کے مطابق شمولیت کی تیاریوں میں لگ گئے۔ خواہش مندوں نے اپنی ذاتی دعاؤں کے علاوہ اپنے پیارے آقا کی خدمت میں دعائیہ خطوط کے ذریعہ ویزے کے حصول کی مشکل یا روک کے دور ہونے کے لئے لکھنا شروع کیا۔

ایک ایسے ملک میں جہاں اس سے پہلے اتنا بڑا عالمی جلسہ نہیں ہوا تھا۔ حضور نے بھی اس کے تمام انتظامات میں اللہ تعالیٰ کی رضا، تائید اور نصرت کے لئے بارگاہِ خداوندی میں ضرور دعائیں کی ہونگی۔ ساتھ حضور کا ذہن سوچتا ہوگا کتنے افراد جماعت تمام دنیا سے اس میں شامل ہونگے۔ چنانچہ ایک موقعہ پر آپکی زبان مبارک سے ہم نے یہ سنا کہ پچاس ہزار نفوس کی اس جلسہ میں شمولیت کا امکان ہے۔ ہم تو اللہ اکبر، اللہ اکبر کہتے ہوئے محوِ حیرت تھے۔ دیکھیں گے اور کیسے؟ سبحان اللہ دعائیں اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائیں اور جرمن سفارت خانہ کی طرف سے ہمیں ویزہ مل گیا۔ گو عین جلسہ کی نزدیکی تاریخوں میں ہی ملا۔ اور ۲۲ر اگست ۲۰۰۱ء کو ہم بھی اسلام آباد پاکستان سے بذریعہ امارات ائیر لائن فرینکفرٹ جا اترے تاکہ اس 'ہجومِ خلق' میں شمار ہوں۔

ہمارے بچوں نے پیش بندی یہ کرلی کہ ہماری حضور سے ملاقات کی درخواست نظام جماعت کے سپرد کردی، جب یقین ہوگیا کہ آرہے ہیں۔ فرینکفرٹ ائیرپورٹ پر بچے ہمیں لینے آئے ہوئے تھے۔ قریباً ۴ بجے ہم گھر پہنچے تو حضور اقدس کے شعبہ ملاقات کی طرف سے بچوں کو فون پر بتایا گیا کہ کل ۲۳ر اگست کو شام چھ بجے آپ کے والدین اپنے پیارے امام سے بالمشافہ ملاقات کے لئے "بیت السبوح" پہنچ جائیں۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔ سفر کی تمام کلفت اور تھکن کافور ہوگئی۔ بچوں کا شکریہ ادا کیا اور اگلی شام کا انتظار کرنے لگے۔ میں تو شرفِ ملاقات سے مراد مند ہونے کی مسرت میں اپنے اصل موضوع سے دور نکل گیا ہوں۔ واپس آتا ہوں "لائے گئے ہیں" کی طرف۔ جب ۲۶ر اگست ۲۰۰۱ء کو حضور انور نے جلسہ کے آخری دن یہ اعلان فرمایا کہ شامل ہونے والے پچاس ہزار کے لگ بھگ الٰہی تصرف سے آشامل ہوئے ہیں۔ گویا دنیا کے کونے کونے سے جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کے لئے قریباً پچاس ہزار ہی "لائے گئے ہیں۔" یہ تو لائے جانے کا ایک اجتماعی نظارہ تھا۔ جی چاہتا ہے کم از کم ایک انفرادی واقعہ تو ضرور اس مضمون کی زینت کے لئے درج کروں۔ تاکہ قارئینِ کرام اپنی جماعت کے بعض افراد کا تعلق باللہ پڑھ کر محظوظ ہو کر حمد باری کے ترانے گایا کریں۔

جلسہ کے پہلے روز ۲۵ر اگست کو نظامت استقبال و رجسٹریشن کی طرف سے گیٹ پر ہی ہمارے نام کا ایک کارڈ ہمیں دیا گیا۔ ہمارے بچوں نے اس کارڈ پر ایک اور سبز رنگ کی سلپ لاکر چپکا دی۔ تاکہ ہم گرین ایریا میں بیٹھ کر کارروائی سن سکیں اور ہمیں گرین ایریا کے قریب چھوڑ آئے۔ ابھی وہاں بیٹھے تھوڑا ہی وقت ہوا تھا اور کارروائی شروع ہونے میں چند منٹ باقی تھے کہ ایک عزیز نے ہاتھ پکڑ کر اٹھایا اور ایک سفید رنگ کی سلپ کارڈ پر چسپاں کر کے کرسیوں پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ اسے علم تھا کہ میں دیر تک نیچے بیٹھوں تو پاؤں اور ٹانگیں سو جاتی ہیں اور بصد مشکل دور تک چلنے کے بعد ٹھیک ہوتی ہیں۔

پہلے دن کی کارروائی کرسی پر بیٹھ کر سنی دوسرے دن اجلاس اول میں بھی اس کل والے ایریا میں کرسی پر بیٹھا رہا۔ اجلاس دوم کی کارروائی سننے کے لئے از خود ہی گرین ایریا پہنچ گیا اور بیٹھنے ہی والا تھا کہ جان پہچان والے ایک نوعمر نے جس کے سینہ پر بیج لگا ہوا تھا مجھے پکڑا اور انھیں کرسیوں کی طرف بھیجا کہ وہاں جاکر بیٹھئے۔ لیکن ایک اور بیج والے نوجوان نے جو ڈیوٹی پر ہی پھر رہے تھے وہاں بیٹھنے سے روک دیا۔ میں نے اپنے کارڈ پر لگی سلپ کی طرف اشارہ کر کے انہیں کہا میں سارا دن اور آج بھی اجلاس اول میں یہاں بیٹھا رہا ہوں اب آپ کیوں روکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ سپیشل مہمانوں اور پریس کے نمائندگان کا حلقہ ہے آپ ان پچھلی کرسیوں پر تشریف رکھئے۔

میں تو نیچے گرین ایریا ہی میں بیٹھنے لگا مگر ایک انجانے خیال نے مجھے وہاں نہ بیٹھنے دیا اور میں اس ڈیوٹی والے نوجوان کے روکنے کے باوجود اس حلقہ میں چلا گیا اور کرسیوں کو دیکھتا دیکھتا درمیانی جگہ میں ایک لائن میں ایک بزرگ کو اکیلے بیٹھے دیکھ کر ان کے ساتھ والی کرسی پر جا بیٹھا۔ انہوں نے تعارفی گفتگو شروع کی آپ کہاں سے آئے ہیں۔ میں: پاکستان سے۔ کون سا شہر ہے آپ کا؟ ان کا سوال تھا۔ عرض کیا: ربوہ رہتا ہوں۔ پوچھتے ہیں: کیا کام کرتے ہیں؟ جواباً عرض کیا ریٹائرڈ ٹیچر ہوں۔ فرتے ہیں! "بس بس آپ کو اللہ میرے پاس لایا ہے۔" عرض کی: کیا بات ہے؟ کہنے لگے میں "فجی" کا رہنے والا ہوں۔ پہلے کینیڈا وہاں سے امریکہ سیر وسیاحت کے لئے گیا اور اب جرمنی جماعت کے بین الاقوامی جلسہ میں شمولیت کے لئے یہاں آگیا ہوں۔ یہاں سے قادیان اور ربوہ کے مقدس مقامات کی زیارت کا ارادہ ہے۔ آج دوپہر کے کھانے کے دوران ایک دوست نے مجھے بتایا کہ ربوہ سے ایک ریٹائرڈ استاد اس جلسہ میں شامل ہیں آپ ان سے مل کر اپنا مقصد ومدعا بیان کریں۔ وہ نہ صرف آپ کی راہنمائی کریں گے بلکہ ربوہ میں آپ کو سب جگہیں دکھائیں گے۔ انہوں نے تو مجھے ان کا نام بھی بتایا تھا جو میں بھول گیا ہوں۔ آپ کا اسم گرامی؟ میرا نام احمد علی ہے۔ سبحان اللہ۔ یہی نام مجھے انہوں نے بتایا تھا۔ "آپ کو اللہ میرے پاس لایا ہے"۔ وہ متفکر تھے انہیں تسلی دی اور جرمنی سے دہلی اور دہلی سے قادیان اور آگے لاہور سے ربوہ جانے کے ذرائع اور تفصیل بتائی وہ بہت مطمئن ہو کر بار بار جزاکم اللہ، جزاکم اللہ کہتے تھے۔

وہ ربوہ میں شیخ سجاد احمد خالد صاحب مربی سلسلہ کا نام جانتے تھے۔ میں نے انہیں بتایا کہ وہ اور میں ایک ہی محلہ میں رہتے ہیں۔ آپکو ربوہ آنے پر ان سے ملنے میں بھی کوئی دقت نہیں ہوگی۔ انہیں سکون میں دیکھ کر مجھے بھی ڈیوٹی والے نوجوان کی حکم عدولی کرنے کی ندامت نہ رہی اور ایک بار پھر ذہن میں آیا کہ یہ احمدی بھائی بھی تو فجی سے جلسہ میں شمولیت کے لئے "لائے گئے ہیں۔" انہوں نے بتایا کہ میری عمر ۷۷ سال ہے۔ میں بھی ٹیچر تھا اور ریٹائرمنٹ کے بعد وقف کر کے لوکل معلم کے طور پر کام کر رہا ہوں۔ ماشاء اللہ۔

اسی اگست کے وسط میں ہمارے علوم بلاک ربوہ میں انصار اللہ کے جلسہ میں ایک فاضل مقرر نے ایک واقعہ بیان فرمایا جو یہاں تحریر کرنے سے مضمون کی شان دوبالا ہو جائے گی۔ انہوں نے بیان فرمایا کہ حضرت مفتی محمد صادقؓ صاحب کو جب امریکہ جانے کے لئے بمبئی سے بحری جہاز میں سوار کرایا گیا (ان دنوں ہوائی سفر کی یہ سہولتیں نہ تھیں جو آجکل ہیں) قاہرہ کے ساحل پر جہاز نے چند گھنٹے ٹھہرنا تھا۔ حضرت مفتیؓ صاحب نے سوچا کہ اس وقت میں جہاز سے اتر کر قاہرہ شہر میں جاکر پیغام حق پہنچانا چاہیئے۔ چنانچہ انہوں نے جہاز کے کپتان سے پوچھا کہ میں قاہرہ شہر دیکھنے جانا چاہتا ہوں میری راہنمائی فرمائیں۔ انہوں نے پوچھا کہ آپ کے پاس کتنے پاؤنڈ ہیں۔ میں نے کہا دو پونڈ ہیں۔ وہ کہنے لگے نہیں جاسکتے کم از کم چار پونڈ پاس ہونے چاہئیں۔ میں نے اپنے مقصد کو دل میں دبا کر اپنے اللہ سے کہا کہ میں نے تو تیرے امام مہدیؑ کا نام اور مقام کچھ لوگوں کو بتانے جانا تھا مگر جیب اجازت نہیں دیتی۔ اسی سوچ میں جہاز کے عرشے پر ٹہلنے لگا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ دور سے ایک کشتی میں تین چار سفید سفید کپڑوں میں ملبوس آدمی تیز تیز کشتی چلاتے ہوئے ہماری طرف آرہے ہیں۔ ہمارا جہاز رُکا اور ایک آدمی نے اندر آکے پوچھا اس جہاز میں مفتی صادق صاحب جو قادیان سے چلے تھے موجود ہیں۔ میں نے کہا میں محمد صادق ہوں۔ تو اس آدمی نے کہا ہم احمدی ہیں اور ہندوستان سے آکر اس جزیرہ میں مقیم ہیں۔ ہمیں آج ہی بمبئی سے ٹیلی گرام کے ذریعہ اطلاع ملی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی کی زیارت کرنی ہے تو وہ یہاں سے سمندری جہاز میں آرہے ہیں وہ فلاں دن فلاں وقت وہاں سے گذریں گے۔ چنانچہ ہم جزیرہ کے ساحل پر کشتی تیار کر کے اس میں بیٹھے اس جہاز کا انتظار کر رہے تھے کہ عین اسی وقت جہاز نظر آگیا اور آپ سے ملاقات بھی نصیب ہوگئی ہے۔ ہم آپ کی اور تو کوئی خدمت نہیں کر سکتے یہ دو پاؤنڈ بطور نذرانہ قبول فرمایئے۔

اللہ کی تقدیریں جن کے پاس لاتی ہیں تو یوں لایا کرتی ہیں اور روحانی بصیرت والے کہا کرتے ہیں "آپ لائے گئے ہیں۔"

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الشَّافِی .لَاشَافِیْ اِلَّا اَنْتَ . لَاشِفَاءَ اِلَّا شِفَاءُ کَ

ھومیو پیتھی طریق علاج کے ذریعہ

خدمت خلق اور حیرت انگیز شفا کے

دلچسپ اور ایمان افروز واقعات

نمبر ۱۶

آپ کے تجربہ میں بھی ایسے غیر معمولی شفا کے ایمان افروز واقعات ہوں تو اپنے ملک کے امیر صاحب یا مبلغ سلسلہ کی تصدیق اور توسّط سے ہمیں بھجوائیں تا کہ وہ بھی الفضل کے ذریعہ ریکارڈ میں محفوظ ہو جائیں ۔(مدیر)

مکرم مظفر احمد صاحب باجوہ مبلغ سلسلہ تنزانیہ لکھتے ہیں:

(۱)

چند ماہ کی بات ہے کہ خاکسار کے دائیں پاؤں کے انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی کے پورے پر ایک گلٹی سی بنی شروع ہوئی ۔ خاکسار نے اسے معمولی سمجھا اور پرواہ نہ کی۔ دو ماہ اسی طرح گزر گئے اور سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ یہ کیا ہے۔ اگر معمولی چیز ہے تو ختم کیوں نہیں ہو رہی ۔ ایک دن یہاں اپنے ایک دوست کو پاؤں دکھایا تو اس نے کہا کہ یہ توجیگا (Jiga) ہے ۔ (افریقہ میں ایک کیڑا پایا جاتا ہے جو ننگے پاؤں چلنے سے پاؤں میں داخل ہو جاتا ہے اور پھر پنپ کر بڑا ہونے لگتا ہے۔ اس کو جیگا کہا جاتا ہے) مگر جب ان نے سوئی سے نکالنے کی کوشش کی تو کچھ نہ نکلا اور اب زخم بھی بن گیا ۔ خاکسار نے سلیشیا ۶× کھانی شروع کی مگر آرام نہ آیا اور ایک ماہ مزید گزرنے پر تکلیف میں کافی اضافہ ہو گیا اور اسی پاؤں کے انگوٹھے اور تلوے میں ایسی ہی باریک باریک مزید گلٹیاں نکلنی شروع ہو گئیں۔ بعض لوگوں کو جب معلوم ہوا تو انہوں نے کہا کہ یہ تو ایسی گلٹیاں ہیں جن کی یہاں کوئی دوا نہیں ہے اور اس وقت تو آپ چل پھر رہے ہیں لیکن ایک وقت آئے گا کہ یہ سارے پاؤں میں پھیل جائیں گے اور آپ کے لئے چلنا بھی مشکل ہو جائے گا۔ اس پر خاکسار پریشان ہوا کہ یہ لوگ کیا کہہ رہے ہیں ؟ خاکسار دعاؤں میں مصروف ہو گیا اور حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بھی دعا کے لئے لکھا۔

پھر خاکسار نے تنزانیہ میں اپنے ہسپتال کے ڈاکٹر محترم رشید احمد صاحب کو پاؤں دکھایا تو انہوں نے بھی یہی کہا کہ ان گلٹیوں کی یہاں کوئی دوا نہیں ملتی۔ البتہ ایک پلستر ملتا ہے جو اوپر لگائیں تو گلٹی کے اوپر کا حصہ جل جاتا ہے ، پھر دوسرا اور تیسرا پلستر لگانے سے گلٹی ختم ہو جاتی ہے۔ خاکسار نے وہ پلستر خرید لئے اور پانچ پلستر استعمال کرنے کے بعد بھی ایک بھی گلٹی ٹھیک نہ ہوئی بلکہ زخم بن جانے سے تکلیف میں اور اضافہ ہو گیا۔ اور اب پاؤں میں اتنی تکلیف تھی کہ چلنا بہت مشکل ہو گیا تھا۔ گلٹیوں کی تعداد بڑھ جانے کی وجہ سے پاؤں سوجا ہوا معلوم ہوتا تھا ۔ درد سے بچنے کے لئے ٹیڑھا چلنا پڑتا تھا جس کی وجہ سے پوری ٹانگ میں درد پھیل جاتا تھا۔ اور بہت جلد یہ ٹانگ تھک جاتی تھی اور کمر میں بھی درد ہونے لگا تھا۔

خاکسار دیگر حیلوں کے علاوہ ہومیو پیتھی کی حضرت صاحب کی کتاب اس عرصہ کے دوران پڑھ رہا تھا اور چند دوائیں تجویز کیں جن میں سے صرف ایک دوا خاکسار کے پاس موجود تھی اور وہ تھی کلکیر یا فلور ۱۰۰۰ (Calc.Fluor1000)۔ یہ دوائی تیسرے چوتھے دن کے وقفہ سے لینی شروع کی ۔ ابھی پندرہ سولہ دن ہی گزرے تھے کہ ان گلٹیوں کا رنگ اندر سے بدلنا شروع ہو گیا اور اب پاؤں میں ان چھوٹی چھوٹی گلٹیوں کا جال نظر آنے لگا جو پہلے نظر نہیں آتی تھیں ۔ رنگ بدلنے کی وجہ سے وہ بھی نظر آنے لگیں اور پھر مزید چار پانچ دن تک درد ختم ہو گیا۔ گلٹیاں کالی سیاہ ہو گئیں اور پھر مزید کچھ دنوں تک اوپر کی جلد اترنے لگی اور اندر سے سڑی ہوئی گلٹیوں کا مواد نکلنے لگا اور اب ان گلٹیوں کا پاؤں میں نشان تک باقی نہیں ہے۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

☆......☆......☆......☆

(۲)

انہی دنوں ہم نے ایک مستری کو گھر میں لکڑی کی الماری بنوانے کے لئے بلایا۔ جب وہ کام کر رہا تھا تو خاکسار نے دیکھا کہ وہ پاؤں کی ایڑیاں اٹھا اٹھا کر چلتا ہے۔ اس سے وجہ پوچھی تو اس نے بتایا کہ دونوں پاؤں کی ایڑیوں میں گلٹیاں سی ہیں جو بہت تکلیف دیتی ہیں اس لئے ایڑیاں اٹھا کر چلنا پڑتا ہے۔ خاکسار نے اس سے پوچھا کہ یہ کب سے ہیں۔ اس نے بتایا کہ سات سال سے ہیں ۔ مَیں نے پوچھا سات سال سے ہیں تو کیا آپ نے اس کا کوئی علاج نہیں کروایا۔ اس نے جواب دیا کہ دوائی تو کوئی نہیں ملتی البتہ جب بھی یہ گلٹیاں ذرا باہر کو بڑھتی ہیں تو ڈاکٹر کے پاس جا کر اوپر سے ان کا منہ کٹوا آتا ہوں۔ اس کے علاوہ کوئی علاج نہیں کروایا۔

خاکسار نے کلکیر یا فلور ۱۰۰۰ کی ایک خوراک اسے اسی وقت دی اور پھر کہا کہ ہر چوتھے پانچویں روز آکر ایک خوراک لے لیا کرو۔ وہ قریب ہی رہتا تھا اس لئے وہ آتا رہا اور دوائی لیتا رہا۔ ابھی پانچ چھ خوراکیں اس نے کھائی ہونگی کہ ایک دن بڑی خوشی کے ساتھ اس نے بتایا کہ دیکھو اب میں پورے پاؤں پر چلتا ہوں اب کوئی تکلیف نہیں ہے۔

وہ مستری ۲۴،۲۵ سال کا نوجوان تھا۔ جو سات سال سے مسلسل تکلیف اٹھا رہا تھا اور یہ سمجھا ہوا تھا کہ اس تکلیف کی کوئی دوا نہیں ۔ اس لئے ساری عمر اسی طرح ہی گزرے گی ۔ مگر اس کا جماعت احمدیہ کے مشن ہاؤس میں مزدوری کے لئے آنا اس کے لئے خوش قسمتی کا پیغام لایا۔ یعنی جو سات سال تک ایڑیاں اٹھا کر تکلیف میں چل رہا تھا اور کسی بھی دوائی سے مایوس ہو چکا تھا ہومیو پیتھی کی چند خوراکوں سے شفا پا گیا۔ اَلحَمدُلِلّٰہ ثُمَّ اَلحَمدُلِلّٰہ۔

کوسٹ ریجن اور سنٹرل پراونس (کینیا۔ مشرقی افریقہ) میں بکسٹالز کے ذریعہ

ہزاروں افراد تک اسلام احمدیت کے پیغام کی تشہیر

(رپورٹ: محمد افضل ظفر۔ مبلغ کینیا)

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جماعت احمدیہ کینیا، ہر ممکن طریق پر اسلام کا پیغام لوگوں تک پہنچانے میں دن رات مصروف ہے اور جہاں بھی کوئی ایسا موقعہ پیدا ہوتا ہے اس سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ ان میں سے ایک کوشش بکسٹال کا انعقاد ہے۔ مختلف علاقوں اور مواقع پر ہونے والے مقامی شو اور میلوں ٹھیلوں میں جماعت احمدیہ اپنا بکسٹال لگا کر لوگوں تک احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام پہنچانے کی کوشش کرتی ہے ۔ اس طرح سلسلہ کے دیگر لٹریچر کو متعارف کروانے کے علاوہ بہت سا لٹریچر فروخت بھی ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے کوسٹ ریجن میں ہمارے مبلغ مکرم فیض احمد زاہد صاحب نے ماہ اگست میں ممباسہ شو گراؤنڈ میں منعقدہ پانچ روزہ سالانہ شو میں بکسٹال لگانے کی توفیق پائی۔ آپ نے ممباسہ جماعت کے تعاون سے کئی دن کام کر کے اور ہزاروں شلنگ خرچ کر کے بکسٹال کو سجایا اور مسلسل پانچ روز تک جماعت کا لٹریچر برائے نمائش، فروخت و تعارف رکھا۔ بفضل خدا ان ایام میں ہزاروں افراد روزانہ ہمارے بکسٹال پر تشریف لاتے رہے جنہیں کتب کے تعارف کے ذریعہ جماعتی عقائد اور تبلیغی سرگرمیوں سے آگاہ کیا جاتا رہا۔ نیز ان کے سوالات کے جوابات بھی دئے جاتے رہے۔ اس طرح بکسٹال کے ذریعہ ہزاروں افراد تک پیغام حق پہنچانے کی توفیق ملی اور گیارہ ہزار شلنگ کا لٹریچر بھی فروخت ہوا۔ اس بکسٹال کے انعقاد کا ایک فائدہ یہ بھی ہوا کہ احباب جماعت خصوصاً نومبایعین میں تبلیغ کا ایک نیا جوش وولولہ پیدا ہو گیا۔ الحمد للہ۔

ماہ اگست میں مورانگا ایریا (سنٹرل پراونس) میں مکرم مولانا محمد یاسین ربانی صاحب نے مقامی معلم محمد شریف صاحب کے تعاون سے دو مقامات پر مارکیٹ ڈے پر بکسٹال لگانے کی توفیق پائی۔ اس ایریا میں مسلم آبادی بہت ہی کم ہے۔ اکثریت عیسائی اور روایتی مذہب سے تعلق رکھنے والوں کی ہے۔ جن کا تعلق کیکویو (Kikuyu) قبیلہ سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس علاقہ میں بکسٹال کے ذریعہ مذہب اسلام کو متعارف کروانے کا بہترین موقعہ ملا۔ لوگوں نے ہمارے لٹریچر میں بہت دلچسپی لی۔ خصوصاً کیکویو اور انگریزی ترجمہ قرآن کریم بہت پسند کیا گیا۔ سواحیلی، انگریزی، کیکویو اور دیگر زبانوں میں جماعتی لٹریچر کے علاوہ حضور انور ایدہ اللہ کی کتاب Revelation, Rationality, Knowledge & Truth سے بھی متعارف کرایا گیا۔ الحمد للہ لوگوں نے نہ صرف ان کتب کو پسند کیا بلکہ خریدا بھی۔ اس طرح اس علاقہ میں احمدیت کا پیغام پہنچانے کا ایک نادر موقع ملا۔

جماعت احمدیہ کینیا اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر سال درجنوں بکسٹال لگا کر احمدیت کا پیغام اہل ملک تک پہنچانے کی توفیق پاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان حقیر کوششوں میں اپنے فضل سے بہت برکت دے اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے اور اسلام کا نور ہر شہر، ہر قصبہ اور ہر گاؤں تک پہنچے۔

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے پاکستان میں جملہ اسیران راہ مولا کی جلد از جلد باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ وامان میں رکھے اور ہر شر سے بچائے۔ اللھم انا نجعلك فی نحورھم ونعوذبك من شرورھم۔

THOMPSON & CO SOLICITORS

Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,, Wills & Probate, Criminal Litigation .

Contact:

Anas A.Khan, John Thompson

Solicitors

1st floor 48 Tooting High Street

London SW17 0RG

Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005

Fax: 020 8871 9398

Mobile: 0780-3298065

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیر انتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط و کتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:
AL-FAZL DIGEST,6 HARDWICKS WAY, LONDON SW18 4AJ U.K.

گھٹیالیاں کے جاں نثار

گھٹیالیاں کی تین ہزار آبادی میں سے دو تہائی احمدی ہیں اور یہاں احمدیوں کا تعلیم الاسلام ہائی اسکول بھی قائم ہے۔ یہاں دو احمدیہ مساجد ہیں۔ قصبہ کے شرقی کونے میں واقع احمدیہ مسجد میں ۳۰ر اکتوبر ۲۰۰۰ء کی صبح فجر کی نماز کے بعد مذہبی جنونیوں کے ایک گروہ نے دہشت گردی کا گھناؤنا کھیل کھیلا جس کے نتیجہ میں پانچ احمدی شہید اور متعدد زخمی ہوگئے۔ روزنامہ "الفضل" ربوہ ۱۳ر نومبر ۲۰۰۰ء میں مسجد احمدیہ گھٹیالیاں میں شہید ہونے والے پانچ جان نثاروں کا تذکرہ محترم یوسف سہیل شوق صاحب کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔

محترم افتخار چودھری صاحب

آپ محترم چودھری محمد صادق صاحب کے بیٹے تھے۔ عمر ۳۵ سال تھی۔ وہ واقعی گھٹیالیاں کا افتخار تھے اور اسم بامسمّی تھے۔ بے حد نیک، مخلص اور نمازی تھے۔ مسواک کا بہت شوق تھا۔ سارا گاؤں انہیں بھائی کہتا تھا اور وہ ہر کسی کی خدمت کرنا اپنا فرض سمجھتے تھے۔ کسی بھی کام سے کبھی کسی کو انکار نہیں کیا خواہ اُس کا مذہب کچھ بھی ہو۔ خود تکلیف میں ہونے کے باوجود دوسرے کی تکلیف دُور کرنے کی کوشش کرتے۔ ایک قریبی گاؤں عہدی پور میں جب احمدیہ مسجد کے لئے زمین کسی دوست نے عطیہ میں دی تو وہاں بھرتی ڈالنے کے لئے افتخار صاحب نے اپنا ٹریکٹر ٹرالی بلامعاوضہ پیش کردیا بلکہ ڈیزل وغیرہ کا خرچ بھی خود برداشت کیا۔ اپنی زمین پر اُگی ہوئی فصلوں میں سے دوسروں کو فراخ دلی سے دیتے۔ ایک دفعہ گاؤں میں ایک جھگڑا ہوا تو فریقین کو ضمانتیں کروانی پڑیں۔ ایسے میں افتخار صاحب نے بیچ میں آکر دونوں فریقوں کی صلح کروادی۔ آپ کی وفات کے بعد آپ کی کئی ایسی نیکیوں کا پتہ چلا جن سے آپ کے بھائی بھی لاعلم تھے۔

ایک دفعہ آپ کے ایک بھائی کا ایک ایسے شخص سے جھگڑا ہوگیا جو پانی چوری کر رہا تھا۔ آپ کے بھائی نے اُسے زخمی کردیا اور گھر آکر آپ کو واقعہ بتایا۔ آپ فوراً گئے اور زخمی کو ہسپتال لے جاکر مرہم پٹی کروائی، کھانا کھلایا، خرچ کے لئے پیسے دیئے۔ اُس کے زخمی ہونے کی وجہ سے اپنے بھائیوں کو ساتھ ملاکر آپ نے اُس شخص کے کھیت میں مونجی کی پنیری بھی لگائی۔ زخمی سے سارا وقت رابطہ رکھا اور کبھی اُسے احساس نہ دلایا کہ وہ پانی چوری کررہا تھا۔

آپ کے ایک کزن نے بتایا کہ جب وہ آپ کے والد کی تعزیت کرنے گاؤں آئے تو واپس جاتے وقت آپ نے اُن کے ہاتھ میں کرایہ کی رقم پکڑادی اور کہا کہ بے شک آپ مجھ سے بڑے ہیں لیکن مجھے ہمیشہ اپنے ماموں کی جگہ سمجھنا۔ اسی طرح ایک اَور موقع پر جب وہ گاؤں آئے تو آپ نے اُن کا حال احوال پوچھا۔ انہوں نے بتایا کہ وہ تانگہ بانی کرتے ہیں لیکن اُن کا گھوڑا کمزور ہے۔ جب وہ واپس روانہ ہونے لگے تو افتخار صاحب نے دو تھیلے چاول اُن کو دیئے اور پانچ ہزار روپے کی رقم پکڑادی کہ اپنا کمزور گھوڑا کسی اچھے گھوڑے سے بدل لو۔

عزیزم شہزاد احمد

گھٹیالیاں کے سب سے کم عمر شہید، سولہ سالہ شہزاد احمد ولد محترم محمد بشیر صاحب تھے۔ خوبصورت، صحتمند اور ذہین نوجوان تھے۔ اسی سال بڑے اچھے نمبروں میں میٹرک کیا تھا اور اب گورنمنٹ کالج آف سائنس میں فرسٹ ایئر کے طالبعلم تھے۔ پکے نمازی اور دینی کاموں کے شوقین تھے۔ ہاکی، کرکٹ اور کبڈی کے اچھے کھلاڑی تھے۔

محترم عطاء اللہ صاحب

آپ محترم مولا بخش صاحب کے بیٹے تھے۔ عمر ۶۵ سال تھی۔ ایک مل سے لمبی سروس کے بعد ریٹائرڈ ہونے کے بعد زمیندارہ کرتے تھے۔ مخلص احمدی، نماز باجماعت کے پابند، دینی کاموں کے شوقین اور بہت بااخلاق تھے۔ دعوت الی اللہ کا جنون تھا۔ چند ماہ سے اپنے عزیزوں سے کہتے آرہے تھے کہ مَیں نے راہ مولا میں جان قربان کرنی ہے۔ اگر کوئی موقع آیا تو مَیں سب سے آگے ہوں گا۔

محترم غلام محمد صاحب

آپ اس سانحہ میں سب سے بڑی عمر کے شہید تھے۔ عمر ۶۸ سال تھی لیکن صحت بہت عمدہ اور جسم مضبوط تھا۔ والد کا نام محترم علی محمد صاحب تھا۔ آپ شدید زخمی حالت میں پہلے نارووال اور پھر لاہور کے ہسپتال میں لے جائے گئے جہاں خالق حقیقی سے جاملے۔ نمازوں کے عادی اور جماعتی پروگراموں میں شرکت کرنا جزو ایمان سمجھتے تھے۔ نہایت مخلص اور مالی قربانیوں میں پیش پیش رہتے۔

محترم عباس علی صاحب

آپ وہ دلیر نوجوان تھے جو مسجد سے باہر حملہ آوروں سے گتھم گتھا ہوگئے۔ انتہائی شریف آدمی تھے اور گاؤں میں ہر کسی سے محبت کا سلوک کرتے تھے۔ محنتی اور کام کے دھنی تھے۔ محترم افتخار احمد صاحب شہید کے ساتھ مل کر زمیندارہ کا کام کرتے تھے۔ آپ نارووال ہسپتال میں اپنے خالق کے حضور حاضر ہوگئے۔

راہ خدا میں کئی افراد زخمی ہوئے۔ شدید زخمی ہونے والوں میں مکرم ماسٹر محمد اسلم صاحب اور اُن کے دو صاحبزادے بھی شامل تھے۔ ایک بچہ قسیم اسلم کی عمر صرف تیرہ سال تھی جس نے بہادری اور استقامت کی مثال قائم کردی۔ گولیاں لگنے سے اُس کا گھٹنا ٹوٹ گیا اور ران کا گوشت ادھڑ گیا لیکن وہ بالکل نہیں رویا۔ اپنے والد اور بھائی ندیم اسلم کے ساتھ میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج رہا۔ ایک زخمی محمد عارف صاحب بھی میو ہسپتال میں زیرعلاج رہے جبکہ ایک زخمی نصیر احمد صاحب نارووال ہسپتال میں داخل رہے۔

✻ ✻ ✻

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۱۳ر نومبر ۲۰۰۰ء میں مسجد احمدیہ گھٹیالیاں میں ہونے والے سانحہ کے حوالہ سے مکرم عبدالکریم قدسی صاحب کی ایک نظم سے تین اشعار ہدیہ قارئین ہیں:-

گھٹا لہو کی جو گھٹیالیاں سے آئی ہے
وہ ساتھ قصے بھی حبلِ متیں کے لائی ہے
وہ سرزمینِ چونڈہ ہو، چک سکندر ہو
ہر اِک مقام پہ رسمِ وفا نبھائی ہے
یہ صبر و ضبط کے آنسو سنبھال کر رکھنا
کہ عمر بھر کی ہماری یہی کمائی ہے

✻ ✻ ✻

تخت ہزارہ کے پانچ روشن ستارے

ربوہ سے ساٹھ کلو میٹر دور ضلع سرگودھا میں تخت ہزارہ واقع ہے جو پنجاب کی لوک داستانوں میں رانجھے کا گاؤں شمار ہوتا ہے۔ کُل آبادی قریباً چار ہزار ہے اور یہاں احمدیوں کے قریباً ساٹھ گھر ہیں۔ ایک فراخ احمدیہ مسجد ان احمدیوں کی روحانی تربیت کا مرکز ہے۔ کچھ سال پہلے ملا اطہر شاہ نے یہاں احمدیوں کے خلاف مقدمہ بازی کے ساتھ ساتھ گالی گلوچ اور سب و شتم کا بازار گرم کردیا۔ آخر ۱۰ر نومبر ۲۰۰۰ء کو عصر کے بعد وہ ایک جلوس لے کر احمدیوں کے گھروں کے باہر گالیاں دیتا اور دلآزار نعرہ بازی کرتا ہوا احمدیہ مسجد پہنچا۔ عشاء کی نماز کے بعد ایک منصوبہ کے تحت جب گاؤں کی دیگر چار مساجد میں یہ جھوٹا اعلان ہوا کہ احمدیوں نے اطہر شاہ کو قتل کردیا ہے تو گاؤں کے دو اڑہائی سو مسلح افراد نے پولیس کی موجودگی میں احمدیہ مسجد پر حملہ کردیا۔ چار احمدی موقع پر شہید ہوگئے جن کے چہرے کلہاڑیوں سے مسخ کرکے اُن کی لاشوں کو گھسیٹ کر چھت پر سے نیچے گلیوں میں پھینک دیا گیا۔ ایک زخمی ہسپتال جاکر شہید ہوگئے۔ مسجد کو بھی شہید کرکے آگ لگادی گئی۔ اس سانحہ کے بارہ میں محترم یوسف سہیل شوق صاحب کے قلم سے ایک تفصیلی رپورٹ روزنامہ "الفضل" ربوہ ۱۳ و ۱۴ر دسمبر ۲۰۰۰ء میں شامل اشاعت ہے۔

محترم ماسٹر ناصر احمد صاحب

آپ جماعت تخت ہزارہ کے امیر اور سیکرٹری مال تھے اور ہنگامہ کے وقت مسجد کی چھت پر پہرہ دے رہے تھے۔ ہمسایہ مکانوں سے عورتوں نے جلوس کے تیور دیکھ کر اُنہیں کہا کہ وہ بھاگ کر اپنی جان بچالیں تو انہوں نے جواب دیا کہ مَیں ہرگز یہاں سے نہیں جاؤں گا، آج ہی تو قربانی کا وقت ہے۔

آپ کی عمر ۳۸ سال تھی، ایک مڈل سکول میں ٹیچر تھے۔ اپنے والدین کے اکلوتے بیٹے تھے۔ تہجد گزار اور جماعتی کاموں میں پیش پیش تھے۔ کئی بار ساری ساری رات عبادت میں گزار دیتے۔ شہادت کے روز انہوں نے خطبہ جمعہ میں حالات کا ذکر کرکے جماعت کو بہت سی نصائح کیں اور یہ بھی کہا کہ اگر قربانی دینے کا وقت آیا تو سب سے پہلے مَیں قربانی دوں گا۔

آپ کی والدہ نے بتایا کہ آپ بہت نیک، نیک بخت اور فرمانبردار بچے تھے۔ آپ کی اہلیہ نے بتایا کہ دنیا سے ایک دن یوں بھی چلے جانا ہے، مَیں خوش نصیب ہوں کہ خدا نے میرے سر تاج کو یہ رتبہ عطا فرمایا۔ وہ مجھے کہا کرتے تھے کہ مَیں بچوں کو اس لئے ساتھ زیادہ نہیں لگاتا کہ میرے بعد مجھے یاد کرکے اداس نہ ہوں۔ بہت لمبی نمازیں پڑھتے تھے۔ میرے دل میں وہم آتا کہ ایسے لوگوں کو خدا جلد بلالیا کرتا ہے۔ ہمارے ہاں اولاد نہ ہوتی تھی۔ ہم نے یہ کہہ کر خدا سے اولاد مانگی کہ اسے تیری راہ میں وقف کریں گے چنانچہ دونوں بچے واقف نو ہیں۔

محترم نذیر احمد صاحب رائے پوری

آپ کی عمر ۶۵ سال تھی، زمیندارہ کا کام کرتے تھے، پنجوقتہ نمازیں مسجد میں ادا کرتے اور فارغ وقت بھی وہیں گزارتے۔ بہت شفیق آدمی تھے اور دعوت الی اللہ کا بہت شوق رکھتے تھے۔ غیر از جماعت بھی آپ کی تعریف کرتے تھے۔

محترم عارف محمود صاحب

آپ محترم نذیر احمد صاحب رائے پوری شہید کے فرزند تھے۔ تیس بتیس سال عمر تھی۔ مسجد کی دکانوں میں تیل کی ایجنسی چلاتے تھے۔ خدام الاحمدیہ میں معتمد اور ناظم اصلاح و ارشاد تھے۔ دعوت الی اللہ کے شوقین اور دین کی غیرت رکھتے تھے۔ آپ نے امیر صاحب کی ہدایت پر ہنگامہ کے شروع ہونے سے نصف گھنٹہ پہلے اپنے گھر جاکر پولیس کو فون کیا اور اُس وقت اپنی بیوی سے حالات بیان کرتے ہوئے کہا کہ اگر جان قربان کرنے کا وقت آیا تو دیکھ لینا، مَیں سب سے پہلے جان قربان کروں گا۔ یہ کہہ کر وہ بھاگتے ہوئے مسجد چلے گئے۔ راستہ میں کئی لوگوں نے روکا لیکن آپ نے جواب دیا کہ اب آگے جانے کا وقت ہے، پیچھے جانے کا نہیں...... سب سے پہلے شہید ہونے کا اعزاز آپ کو حاصل ہوا۔ آپ کی اہلیہ نے بتایا کہ آپ اکثر کہا کرتے تھے کہ دعا کرو خدا مجھے اپنے دین کے لئے کچھ

کرنے کا موقع دے، مجھے فخر ہے کہ مَیں ایک شہید کی بیوہ ہوں۔

عزیزم مبارک احمد

آپ محترم جمال الدین صاحب کے بیٹے تھے، آپکی عمر پندرہ سال تھی اور دسویں جماعت کے طالبعلم تھے اور ناظم اطفال تھے۔ نماز میں باقاعدہ اور جماعتی کاموں میں شوق سے حصہ لیتے تھے۔ مشتعل ہجوم سے ڈرنے کی بجائے دیوانہ وار مسجد کی طرف دوڑتے ہوئے پہنچے اور جان قربان کردی۔

عزیزم مدثر احمد

آپ نویں جماعت کے طالبعلم تھے اور میٹرک کے بعد جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے خواہش مند تھے۔ بہت لائق تھے اور ہر جماعت میں اوّل آتے تھے۔ آپ کے والد مکرم منظور احمد صاحب کاشتکاری اور آڑھت کا کاروبار کرتے تھے جو ملّا اطہر شاہ کی وجہ سے ٹھپ ہوچکا تھا۔ ہنگامہ کے دن عشاء کی نماز اپنی والدہ کے ساتھ مسجد جاکر پڑھی اور پھر والدہ کو گھر چھوڑ کر خود مسجد کی طرف چلے گئے۔ راستہ میں دوستوں نے روکا لیکن آپ نے جواب دیا کہ مَیں خدا کے گھر کی حفاظت کروں گا اور واپس نہیں جاؤں گا۔ آپ کے تین بھائی اور دو بہنیں ہیں۔ آپ کے والد نے بڑے عزم سے کہا کہ میرے باقی بچے بھی راہِ خدا میں شہید ہوجائیں تو مجھے اس کی پرواہ نہیں۔

- اسی طرح دو اَور احمدی جو بھائی ہیں، مختار احمد صاحب اور خالد احمد صاحب، مسجد کی طرف دوڑے لیکن راستہ میں مخالفین کے قابو میں آگئے۔ خالد صاحب کو شدید زخمی کردیا گیا اور مختار صاحب بھی زخمی ہوئے لیکن خود کو چھڑانے میں کامیاب ہوگئے۔ اسی طرح ایک ۷۵ سالہ احمدی بزرگ بھی پہرہ دینے کے لئے مسجد کی طرف آرہے تھے کہ ہجوم نے اُن کو شدید تشدد کا نشانہ بنایا اور اپنی طرف سے مار کر اُنہیں پھینک دیا۔ وہ بھی ہسپتال میں زیر علاج رہے۔ ایک احمدی مکرم وسیم احمد صاحب جو مسجد کی چھت پر تھے اور حملے کے دوران زخمی ہوکر مربی ہاؤس کے لان میں نرم زمین پر تاریکی میں گر گئے اور بچ گئے۔ انہوں نے بعد میں گلوگیر آواز میں کہا کہ مَیں بدقسمت تھا جو راہ مولا میں قربان ہونے سے محروم ہوگیا۔

حملہ آور جب مسجد کو آگ لگانے کے بعد بھاگ گئے تو پولیس نے مسجد کی ناکہ بندی کرلی اور کسی احمدی کو مسجد کی طرف جانے کی اجازت نہیں دی۔ ایسے میں چند احمدی عورتیں جرأت کرکے مسجد تک پہنچ گئیں اور آگ بجھانے میں کامیاب ہوگئیں۔ انہوں نے پولیس والوں کی منت سماجت کی کہ وہ انہیں شہداء کے چہرے دیکھنے دیں لیکن یہ اجازت نہ ملی اور انہیں سختی سے پیچھے دھکیل دیا گیا۔ لیکن ان شہادتوں کے بعد بھی بچ رہنے والے جوان افسوس کرتے ہیں کہ ہم بدقسمت شہادت کا رتبہ نہ پاسکے اور اگر پھر کبھی موقع ملا تو ہم اپنے بھائیوں سے ملنے میں کوتاہی نہ دکھائیں گے۔

……❀……❀……❀……

ماہنامہ "انصاراللہ" جنوری ۲۰۰۱ء میں مکرم عبدالسلام اسلام صاحب نے اپنی نظم میں تخت ہزارہ کے جاں نثاروں کو یوں سلام پیش کیا ہے:

پل رہی ہے موت کی آغوش میں تازہ حیات
ان فداکاروں کے کارِ دلنشیں کو دیکھنا
یہ وہ رانجھے ہیں نہیں ہے ہیر کی جن کو طلب
دیکھنا ان کی نگاہ دُوربیں کو دیکھنا
ڈوب کر جن کی ہوئی تابندگی تابندہ تر
ڈوبنے والے ستاروں کی جبیں کو دیکھنا

……❀……❀……❀……

محترم حاجی محمد ابراہیم صاحب

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۱۰و۱۱؍ جنوری ۲۰۰۱ء میں مکرم پروفیسر محمد خالد گورایہ صاحب اپنے والد محترم حاجی محمد ابراہیم صاحب آف بوپڑہ خورد ضلع گوجرانوالہ کا تفصیلی ذکر خیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ آپ ۱۴؍ جنوری ۱۹۱۳/۱۴ء میں پیدا ہوئے۔ ابھی تین چار سال کے تھے کہ والدین کے سایہ سے محروم ہوگئے۔ ننھیال سارا احمدی تھا لیکن آپ کا تعلق اہلحدیث مسلک سے تھا۔ ۱۹۳۳ء میں پہلی شادی ہوئی۔ آپ کی یہ اہلیہ نوجوانی میں ہی وفات پاگئیں اور اُن کے بچے بھی نوعمری میں ہی وفات پاگئے۔ ۱۹۳۴ء میں قادیان جانے کا ارادہ کیا لیکن راستہ سے ہی واپس آگئے۔ آپ کی تعلیم پرائمری تک ہی تھی لیکن قریباً ۱۹۳۵ء میں گھر کو خیرباد کہہ کر تین سال تک دیروال اور دہلی کے دینی مدارس میں علم کی پیاس بجھاتے رہے۔ ۴۵ء میں جب برصغیر میں الیکشن ہوئے تو آپ کو مسلم لیگ کا فعال سپورٹر ہونے کی بناء پر چند روز کے لئے جیل بھی جانا پڑا۔ قیام پاکستان کے موقع پر آپ نے اپنے علاقہ میں مہاجرین کی آبادکاری میں اہم کردار ادا کیا۔ آپکی شخصیت شرافت، دیانت اور صداقت کی وجہ سے ہردلعزیز تھی۔ آپکی فہم و فراست اور اثر و رسوخ کی وجہ سے جھگڑے پنچائیت میں ہی حل کرلئے جاتے اور کبھی تھانہ کچہری کی نوبت نہ آتی۔

آپ توکل کے اعلیٰ مقام پر فائز تھے۔ بے حد سخی اور غریب پرور تھے۔ ایک بار اپنی ساری فصل غرباء میں بانٹ دی اور سارے مویشی غریبوں میں تقسیم کردیئے۔ کسی کی کوئی ضرورت ہوتی تو آپ ہر طرح سے مدد پہنچاتے۔ امیر غریب میں کوئی فرق نہ کرتے۔ ایک بار آپ کا بھتیجا قتل ہوگیا اور آپ کی گواہی پر مشکوک کے خلاف چالان ہوسکتا تھا لیکن آپ نے برادری کے دباؤ کے باوجود جھوٹی شہادت دینے سے انکار کردیا۔ اسی طرح ایک بار جب آپ کے گھر چوری ہوئی اور چور سارا زیور اور قیمتی سامان وغیرہ لے گئے تو بعض لوگوں نے طعنہ دیا کہ خود تو چودھری بنا پھرتا ہے……۔ اس پر آپ نے خود کو ایک کمرہ میں بند کرکے دعا شروع کردی اور خدا تعالیٰ نے ایسا فضل کیا کہ اکیسویں روز چور پکڑے گئے اور سامان برآمد ہوگیا۔

ایک رات جب آپ اپنی منجی کی فصل لے کر منڈی گئے تو رات کو بارش شروع ہوگئی۔ آپ کے ایک بیٹے نے فکر کا اظہار کیا تو آپ نے اطمینان سے جواب دیا کہ یہ بارش تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچائے گی اور فصل کی قیمت بھی اچھی مل جائے گی۔ چنانچہ اگلے روز جہاں پوری منڈی میں جگہ جگہ پانی کھڑا تھا وہاں آپ کی فصل والی جگہ بالکل خشک تھی اور سودا بھی بہت منافع بخش ہوا۔

آپ کے ایک ملازم کی چار بیٹیاں تھیں۔ جب اُس کی بیوی پھر امید سے ہوئی تو اُس نے آپ سے دعا کے لئے کہا۔ آپ نے قبل از وقت اُسے بتادیا کہ خداتعالیٰ اُسے بیٹا دے گا۔ بعد میں یہ بات پوری ہوئی۔

مجھے اگست ۶۵ء میں قبول احمدیت کی سعادت عطا ہوئی۔ جب مَیں واپس گاؤں گیا تو آپ نے مجھے بلاکر کہا کہ میرا یہ اصول ہے کہ جو فیصلہ کرلو اُس سے ہرگز پیچھے نہیں ہٹنا اس لئے اب جو بھی حالات ہوں تم نے اس عہد پر پکے رہنا ہے۔ چنانچہ میری شدید مخالفت ہوئی، قتل کی دھمکیاں بھی دی گئیں لیکن مجھے ہر موڑ پر آپ کا تعاون حاصل رہا جس کے نتیجہ میں میری دعاؤں کا رُخ آپ کے احمدی ہوجانے کی طرف ہوگیا۔ بزرگوں کو بھی دعا کے لئے عرض کرتا رہا۔ حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری اور دیگر احباب نے یہی مشورہ دیا کہ مَیں انہیں خود احمدی ہونے کے لئے نہ کہوں بلکہ صرف ربوہ لے آؤں۔ اس دوران کئی اہلحدیث علماء ہمارے گاؤں آکر زور شور سے تقریریں کرتے رہے اور مجھ پر فتوے لگاتے رہے لیکن اُن کے پاس کوئی ایسی دلیل نہیں تھی جس سے والد صاحب مطمئن ہوجاتے۔ اکتوبر ۶۶ء میں مَیں نے حکیم علی احمد صاحب معلم اصلاح و ارشاد کو اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ اپنے ساتھ والد صاحب کو انصاراللہ کے اجتماع پر ربوہ لے جائیں۔ بڑی مشکل سے آپ آمادہ ہوئے۔ جب یہ دونوں بزرگ راستہ میں ہی تھے تو نماز کا وقت آگیا۔ آپ نے حکیم صاحب سے کہا کہ نماز پڑھ لیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہم ایک گھنٹہ میں ربوہ پہنچ جائیں گے اور مرکز میں جاکر نماز پڑھ لیں گے۔ آپ نے یہ جواب دیکر نماز شروع کردی کہ "آپ کو شاید علم ہوگا کہ زندہ سلامت ربوہ پہنچ جائیں گے مگر مجھے اپنی زندگی کا کوئی اعتبار نہیں"۔ پھر آپ ربوہ پہنچے اور اجتماع کے دوران ہی آپ پر احمدیت کی صداقت آشکار ہوگئی۔ اجتماع کے آخری روز محترم مولانا عبدالمالک خانصاحب نے آپ سے کہا کہ حکیم صاحب نے مجھے راستہ میں نماز والی بات بتائی ہے، اب جبکہ آپ پر حقیقت واضح ہوچکی ہے تو کیا اب آپ کو اپنی زندگی کا اعتبار ہے؟ یہ سنتے ہی آپ نے بیعت فارم منگوایا اور بیعت کرلی۔

بیعت کرکے واپس گاؤں پہنچے تو ابتلاء کا دَور شروع ہوگیا۔ لوگوں نے بائیکاٹ کردیا اور بیوی بھی میکہ چلی گئیں۔ لیکن پھر آپ نے خود ہی چودھر ختم کردی اور لوگوں کے معاملات میں دخل دینا بھی بند کردیا۔ تاہم اکثر لوگ اپنے جھگڑوں کے فیصلوں کے لئے آپ سے ہی رجوع کرتے۔ عزیز رشتہ دار ہر قدم پر آپ سے راہنمائی مانگتے۔ آپ ایسے لوگوں کو دعوت الی اللہ کرتے اور کہتے کہ اگر تم اب بھی مجھے اچھا سمجھتے ہو تو میرے پیچھے آکر سچ کو قبول کرلو۔

گاؤں کے ایک شخص نے، جن کے ساتھ آپ کا مشترکہ زمیندارہ تھا، آپ کی وفات کے بعد بتایا کہ ایک بار پانی کی شدید کمی تھی تو انہوں نے فصل کو چوری کا پانی دینے کے لئے نال خریدی۔ جب والد صاحب کو علم ہوا تو انہوں نے کہا کہ بے شک ایک دانہ بھی پیدا نہ ہو لیکن حلال میں حرام کی آمیزش نہیں کرنے دوں گا۔

۱۹۸۹ء میں گاؤں کا ایک نوجوان قتل ہوگیا تو کچھ مذہبی مخالفین نے FIR میں آپ کا نام بھی لکھوادیا۔ اس پر علاقہ کے معززین نے خود پیش ہوکر یہ گواہی دی کہ ہم اس شخص کو پچاس سال سے جانتے ہیں، اگر کسی نے اس کے خلاف پرچہ کٹوایا ہے تو وہ پرچہ لازماً جھوٹا ہے۔ چنانچہ یہ پرچہ جھوٹا قرار دے کر ختم کردیا گیا۔ آپ کی وفات کے بعد گاؤں کے غیر از جماعت آپ کے احسانوں کو یاد کرکے آپ سے اپنی گہری محبت کا اظہار بہت ہی والہانہ انداز میں کرتے رہے۔

آپ نے ساری زندگی کبھی مایوسی کو قریب نہیں آنے دیا۔ کہا کرتے کہ میرا ایسے اَن گنت خزانہ سے تعلق ہے…… ساری زندگی جب بھی، جتنی بھی ضرورت پڑی، خداتعالیٰ سے مانگی اور اُس نے کبھی مایوس نہیں کیا۔

بچپن سے ہمیں نماز باجماعت کی نہ صرف تلقین کرتے بلکہ نگرانی بھی کرتے۔ صدقہ و خیرات ہمارے ہاتھوں سے دلواتے۔ بعض بیواؤں اور تیموں کی طرف پیسے دیکر مجھے بھجواتے تھے۔ مساجد سے خاص لگاؤ تھا۔ اکثر جہاں فجر کی نماز پڑھتے وہاں سے اشراق کی نماز پڑھ کر ہی اٹھتے۔

……❀……❀……❀……

محترم میجر محمد اسلم منہاس صاحب

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۲۵؍ جنوری ۲۰۰۱ء میں مکرمہ ممتاز اسلم صاحبہ اپنے خاوند محترم میجر محمد اسلم منہاس صاحب کا ذکر خیر کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ ۱۹۳۹ء میں میری شادی ہوئی تو میرے شوہر کو سوڈان اور مصر وغیرہ جانے کا حکم ملا۔ تین سال کے بعد واپسی ہوئی۔ اگست ۲۰۰۰ء میں جب آپ کی وفات ہوئی تو ہماری ۶۱ سالہ ازدواجی زندگی میں آپ کی ہر ایک سے حسن سلوک کرنے والی شخصیت کی بے شمار خوبیاں یاد آنے لگیں۔ انکساری اور عاجزی کے ساتھ مسکراتا ہوا چہرہ لے کر آپ ہر ایک کی خدمت پر آمادہ رہتے۔ خصوصاً عزیزوں میں سے کئی یتیم اور بیواؤں کی مستقل پرورش کرتے رہے۔ تقریباً ۳۳ سال اپنے حلقہ کے صدر جماعت رہے اور قریباً اتنا ہی عرصہ ہمارا گھر مرکز نماز بنا رہا۔ مجھے بھی قریباً چالیس سال صدر لجنہ کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ اس دوران آپ نے ہر قسم کا تعاون کیا اور اپنی کار ہر خدمت کیلئے پیش کئے رکھی۔ ایک بار جب سیکرٹری تحریک جدید نے آپ کو بتایا کہ ٹارگٹ میں دس ہزار کی کمی ہے تو آپ نے اپنا ایک دس ہزار کا بانڈ چندہ میں پیش کردیا۔ آپ موصی تھے، بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔

……❀……❀……❀……

Muslim Television Ahmadiyya
Programme Schedule for Transmission

28/01/2002 – 03/02/2002

Muslim TV AHMADIYYA

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours. All times are given in British Standard Time. For more information please phone on +44 20 8870 8517 or fax +44 20 8874 8344

Monday 28th January 2002

00.05 Tilawat, News, Dars Malfoozat
00.45 Children's Class: No.165, First Part Rec: 29.04.00
01.20 Children's Workshop: Prog. No.7
02.00 Around the Globe: Return to Sweden
02.50 Ruhaani Khazaa'en: Quiz Programme
03.35 Rencontre avec les Francophones: Rec.14.01.02 With Hadhrat Khalifatul Masih IV
04.35 Learning Chinese: Lesson No.246 Hosted by Usman Chou Sahib
05.00 Liqa Ma'al Arab: Rec.24.02.00 With Hadhrat Khalifatul Masih IV
06.05 Tilawat, News, Dars Malfoozat
07.00 Yaad e Mahmood: Poetry recital from Nusrat Jahan Academy, Rabwah
07.45 Ruhaani Khazaa'en: Quiz Programme ®
08.30 MTA Travel: A visit to Northern Spain Production of MTA International
08.55 Liqa Ma'al Arab: Rec.16/03/00 ®
09.50 Indonesian Service: Friday Sermon Delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV
10.55 Children's Class: Lesson No. 165, First Part ®
11.30 Learning Chinese: Lesson No.246 ®
12.00 Tilawat, News
12.30 Bengali Shomprochar: Various Items
13.30 Rencontre Avec Les Francophones: ®
14.55 Around The Globe: Return to Sweden ®
15.55 Children's Class: No.165, Part 1 ®
16.30 Learning Chinese: Lesson No.246 ®
16.55 German service: Various items
18.05 Tilawat
18.15 Rencontre Avec Les Francophones ®
19.15 Liqa Ma'al Arab: Rec.16/03/00 ® Yaad e Mahmoud: Poetry recital ®
21.00 Majlis-e-Irfan with Urdu speaking Friends Rec.18.01.02
22.00 Ruhaani Khazaa'en: Quiz Programme ®
22.45 Around the Globe: Return to Sweden ®

Tuesday 29th January 2002

00.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
00.55 Children's Corner: Yassarnal Quran No.30
01.25 Children's Class: with Huzoor Class No. 165, Part 2, Rec: 29.04.00
01.55 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.235 Rec:17/02/98
03.05 Medical Matters: With Lajna members Topic: How to have healthy teeth and bones
03.20 Bengali Mulaaqaat: With Huzoor Rec: 22.01.02
04.35 Learning Languages: Le Francais C'est Facile Lesson No.29. With Naveed Marty Sahib
05.00 Urdu Class: Lesson No.341 Rec: 27.12.97
06.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
07.00 Pushto Programme: F/S - Rec: 10.03.00 Delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV
07.50 Medical Matters: Healthy teeth and bones ®
08.20 Speech: The second phase of Islam and our responsibilities. By M.Aazam Akseer Sahib
09.05 Urdu Class: Lesson No.341 ®
10.05 Indonesian Service: Various Programmes
11.00 Children's Corner: Yassarnal Quran Class ®
11.30 Le Francais C'est Facile: Lesson No.29 ®
12.05 Tilawat, News
12.35 Bengali Shomprochar: Various Items
13.35 Bengali Mulaaqaat: Rec.22.01.02 ®
14.35 Medical Matters: Healthy teeth and bones ®
15.05 Tarjumatul Qur'an Class: Lesson No.235 ®
16.15 Children's Class: No.165, Part 2 ®
16.55 German service: Various Items
18.05 Tilawat
18.10 Le Francais c' Facile: Lesson No. 29 ®
18.35 MTA France: Q/A Session Rec. J/S 2000, Pt 1
19.10 Urdu Class: Lesson No.341 ®
20.10 MTA Norway: Natural Beauties of Norway,Pt3
20.40 Bengali Mulaaqaat: Rec.22.01.02 ®
21.40 Medical Matters: Healthy teeth and bones ®
22.10 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.235 ®
23.30 Le Francais C'est Facile: Lesson No.29 ®

Wednesday 30th, January 2002

00.05 Tilawat, News, History of Ahmadiyyat
01.00 Children's Class: Hikaayaat-e-Shireen
01.15 Children's Corner: Waaqifeen-e-Nau Items
01.45 Tarjamatul-Qur'an Class: No. 236 Rec: 24/02/98
02.45 MTA Lifestyle: Hunar Arts and crafts – fabric painting
03.10 Atfal Mulaaqaat: Rec: 20/01/00 With Hadhrat Khalifatul Masih IV
04.10 Learning Languages: Urdu Asbaaq Presented by Ch. Hadi Ali Sahib
04.50 Liqa Ma'al Arab: Session No.452 Rec:23.03.00
06.05 Tilawat, News, History of Ahmadiyyat
07.00 Swahili Muzakhra: 'Seerat un Nabi' (saw)
08.00 MTA Lifestyle: Hunar ®
08.25 MTA Lifestyle: Al Maidah How to cook Chicken Shashlik
08.50 Liqaa Ma'al Arab: Session No.452 ®
10.00 Indonesian Service: Various Items
11.00 Children's Corner: Waqifeen-e-Nau
11.30 Interview: of Janab Maulvi M. Khan Sahib
12.05 Tilawat, News
12.30 Bengali Shomprochar: Various Items
13.30 Atfal Mulaaqaat: Rec.20.01.00 ®
14.45 Interview: of Janab Maulvi M. Khan Sahib ®
15.20 Tarjumatul Qur'an Class: Lesson No.236 ®
16.20 Children's Corner: Waqfeen e Nau Items ®
16.50 MTA Lifestyle: Al Maidah ®
17.00 German Service: Various Items
18.05 Tilawat
18.15 French Programme: Mulaqaat with Huzoor Rec.27.03.00
19.20 Liqa Ma'al Arab: Session No.452 ®
20.35 Atfal Mulaaqaat: With Huzoor, Rec.20/01/00 ®
21.35 Interview: of Janab Maulvi M. Khan Sahib
22.10 Tarjumatul Qur'an Class: Lesson No.236 ®
22.50 MTA Lifestyle: Al Maidah ®
23.20 Learning Languages: Urdu Asbaaq ®

To all viewers:
Please note that as from 31/01/02 MTA will be running a new schedule with new timings for all our regular programmes. Please find the details of the new timings below.

Thursday 31st January 2002

00.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
01.00 Children's Corner: Waqfeen e Nau items
01.30 Q/A Session: Rec.10/09/1995 With Hadhrat Khalifatul Masih IV
02.30 MTA Lifestyle: Perahan – how to sew
02.45 MTA Lifestyle: Al Maidah How to cook a chickpea dish
03.20 Canadian Horizons: Children's Class No.4 Presented by Naseem Mehdi Sahib
04.25 Learning Chinese: Lesson No.28
05.00 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.237 Rec:25.03.98
06.15 Liqaa Ma'al Arab: Session No.453 Rec:06.04.00
07.05 Sang-e-Meel: by Fareed Ahmad Naveed Sb Topic: Nicholas Copernicus
07.30 Sindhi Muzaakarah: The Ahmadiyya Jama'at Hosted by Riaz Ahmad Nasir Abrooh Sahib
08.45 Q/A Session: Rec.10/09/95 ®
09.45 The Books of Hadhrat Khalifatul Masih I (ra) Hosted by Fuzail Ahmad Ayaz Sahib
10.15 Canadian Horizons: Children's Class No.4 ®
11.15 MTA Travel: A trip along the river Thames Produced by MTA International
12.00 Tilawat, Dars e Malfoozaat, News
13.00 Mulaqaat: With Huzoor and Urdu speakers
14.00 Bangla Shomprachar: Various Items
15.00 Talk: On the topic of Islamic ettiquette By Imam Ata ul Mujeeb Rashed Sahib
15.35 Turkish Prog.: The truth of the Imam Mahdi Part 1, with Jalal Shams Sahib
16.05 Children's Corner: Waqfeen e Nau items ®
16.30 MTA France: Various items in French
17.30 German Service: Various Items
18.30 Liqaa Ma'al Arab: Session No.453 ®
19.30 Arabic Service: Various Items in Arabic
20.30 Q/A Session: Rec.10/09/95
21.30 MTA Lifestyle: Perahan ®
22.05 MTA Lifestyle: Al Maa'idah ®
22.30 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.237 ®
23.30 MTA Travel: A trip along the Thames ®

Friday 1st February 2002

00.05 Tilawat, Dars e Hadith, News
01.00 Children's Corner: Yassarnal Qur'an Class Lesson No.1, Produced by MTA Pakistan
01.30 Majlis e Irfan: Q/A session with Huzoor Rec: 31.03.00
02.30 MTA Sports: Annual games, Rabwah
03.15 Around the Globe: Canada's National Park
04.15 Speech: The prophecy about Hadhrat Musleh Maud (RA).
05.00 Homeopathy Class: Lesson No.59 Rec: 09.01.95
06.15 Liqaa Ma'al Arab: Session No.454 Rec: 13.03.00
09.45 Roshni ka Safr: A talk with new converts Produced by MTA Pakistan
10.15 Around the Globe: Canada's National Park ® Presentation of MTA USA
11.15 MTA Travel: A trip along the River Thames Produced by MTA International
12.00 Tilawat, Dars e Hadith, News
13.00 Friday Sermon – LIVE Delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV
14.00 Bangla Shomprachar: Various Items
15.00 Around the Globe: Canada's National Park ® Presentation of MTA USA
16.00 Childern's Corner: Yassarnal Quran Class ® Lesson No.1
16.30 From The Archives: Q/A Session with Huzoor
17.30 German Service: Various Items
18.30 Liqaa Ma'al Arab: Session No.454 ®
19.30 Arabic Service: Various Items
20.30 Majlis e Irfan: Rec.31.03.00 ®
21.30 Friday Sermon ®
22.30 Homeopathy Class: Lesson No.59 ®
23.30 MTA Travel: A trip along the Thames ®

Saturday 2nd February 2002

00.05 Tilawat, Dars e Hadith, News
01.00 Children's Corner: Yassarnal Quran Class Lesson No.1
01.30 Q/A Session: With Huzoor
02.30 Kehkashaan: An Urdu language discussion Topic: Thinking ill of others
03.15 Urdu Class: Lesson No.342 Rec: 31.01.98
04.30 Learning Languages: Urdu Asbaaq With Maulana Ch Hadi Ali Sahib
05.00 German Mulaqaat: With Huzoor Rec: 23.01.02
06.15 Liqaa Ma'al Arab: Session No.454 Rec:27.03.00
07.30 MTA Mauritius: F/S 05.01.01 With French Translation
08.45 Dars ul Qur'an: Lesson No.1 Rec.22.01.96
10.15 Urdu Class: Lesson No.342 ®
11.25 Safar Ham Nay Kiyaa: Documentary A visit to Wadi – e- Kanghaan
12.05 Tilawat, Dars e Hadith, News
12.50 Urdu Class: Lesson No.342 ® Rec: 31.01.98
14.00 Bangla Shomprachar: Various Items
15.00 Children's Class: With Huzoor (New) Rec:02.02.02
16.00 Children's Corner: Yassarnal Quran Class Lesson No.1 ®
16.30 From The Archives: Various English Items
17.30 German Service: Various Items
18.30 Liqaa Ma'al Arab: Session No.455 ® Rec:27.03.00
19.30 Arabic Service: Various Items
20.30 Q/A Session: with Huzoor ®
21.30 Children's Class: Rec: 02.02.02 ® With Hadhrat Khalifatul Masih IV
22.30 German Mulaqaat: Rec.23/01/02 With Hadhrat Khalifatul Masih IV
23.30 Safar Ham Nay Kiyaa: Documentary ®

Sunday 3rd February 2002

00.05 Tilawat, Dars e Hadith, News
01.00 Children's Class: With Huzoor
01.30 Q/A Session: With Huzoor & Urdu speakers Rec: 29.11.1996
02.35 Discussion: The blessings of the Holy Qur'an Hosted by: Muhammad Azam Akseer Sahib
03.25 Around the Globe: Documentary The NASA Space Mission, Part 1
04.30 Learning Languages: Le Francais C'est Facile Lesson No.1, With Naveed Marty Sahib
05.00 Lajna Mulaqaat: With Huzoor Rec:27.01.02
06.15 Liqaa Ma'al Arab: Session No.456 Rec:04.05.00
07.30 Spanish Service: F/S by Huzoor With Spanish Translation
08.30 Moshaa'irah: An evening with Ch. Muhammad Ali Sahib
09.30 Tehrik-E-Ahmadiyyat: Quiz programme On the History of the Ahmadiyyat Jama'at
10.15 Around the Globe: Documentary ® The NASA Space Mission, Part 1
11.15 MTA Travel: A trip to Morocco Produced by MTA International
12.05 Tilawat, Dars e Hadith, News
13.00 Majlis e Irfan: Rec.31.01.00 ®
14.00 Bangla Shomprachar: Various Items
15.00 Friday Sermon: Rec.01.02.02
16.00 Chiuldren's Class: With Huzoor ®
16.30 Around the Globe: NASA, Part 1 ®
17.30 German Service: Various Items
18.30 Liqaa Ma'al Arab: Session No.456 ®
19.30 Arabic Service: Various Items
20.30 Q/A Session: Rec.29.11.96 ®
21.30 Moshaa'irah: Poetry Evening ®
22.30 Lajna Mulaqaat: Rec.27.01.02 ®
23.30 MTA Travel: A visit to Morocco ®

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz,
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8870 8517
Fax: (020) 8875 0249

Vol. 9 | Friday, February 01, 2002 | Issue No. 5

حاصل مطالعہ

دوست محمد شاھد۔ مؤرخ احمدیت

حضرت امام ابن حزمؒ کا واضح مسلک

علامہ حضرت امام ابن حزمؒ (ولادت ۹۹۴ھ۔ وفات ۱۰۶۳ھ) قرطبہ کے ایک نامور مفکر و مصنف تھے۔ آپ کے معاصر علماء میں سے ابن حیان نے شدید مخالفت کے باوجود انہیں علم کا سمندر قرار دیا۔ امام ذھبی کا قول ہے کہ ابن حزم پر علوم کتاب و سنت ختم ہو گئے۔ عبدالواحد مراکشی کے نزدیک ابن جریر طبری کے سوا متقدمین میں کوئی شخص ابن حزم کی برابری نہیں کر سکتا۔

(معجم الادباء۔نفح الطیب۔ المعجب بحوالہ حیاب ابن حزم ترجمہ صفحہ ۱۱۳ تا ۱۱۵ ۔مؤلفہ الشیخ محمد ابوزھر پروفیسر لاء کالج فواد یونیورسٹی قاہرہ۔ مصر)

حضرت امام ابن حزم کا واضح مذہب و مسلک تھا کہ بنی اسرائیل کے نبی حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام وفات پاگئے ہیں۔ چنانچہ آپ اپنی بلند پایہ کتاب ' المحلّی' میں تحریر فرماتے ہیں:

"حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہ مقتول ہوئے نہ مصلوب بلکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں وفات دی پھر اپنی طرف اٹھالیا"۔

قرآن کریم میں فرمایا:

﴿وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ﴾ (النساء:۱۵۷)

انہوں نے عیسیٰ کو قتل نہیں کیا اور نہ انہیں سولی پر چڑھایا۔

پھر فرمایا: ﴿وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ﴾ اور جب تک ان میں رہا ان (کے حالات) کی خبر رکھتا تھا جب تو نے مجھے دنیا سے اٹھالیا تو تو ان کا نگران تھا اور تُو ہر چیز سے خبردار ہے۔

مزید ارشاد ربانی ہے:

﴿اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا﴾ (الزمر:۴۲)۔ اللہ لوگوں کے مرنے کے وقت اُن کی روحیں قبض کر لیتا ہے اور جو مرے نہیں اُن کی روحیں سوتے میں (قبض کر لیتا ہے)۔

"اس آیت سے معلوم ہوا کہ وفات کی دو قسمیں ہیں (۱) نیند (۲) موت۔ ﴿فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ﴾ سے حضرت عیسیٰ کا مطلب یہ نہ تھا کہ جب تُو نے مجھے سلا دیا بلکہ **ان کی مراد یہ تھی کہ جب تُو نے مجھے وفات دی۔** جو شخص یہ عقیدہ رکھتا ہو کہ حضرت عیسیٰ مقتول یا مصلوب ہوئے تو وہ شخص کافر اور مرتد ہے۔ اس کا خون اور مال مباح ہے۔ اس لئے کہ وہ شخص قرآن کی تکذیب اور اجماع کی خلاف ورزی کا مرتکب ہو رہا ہے"۔

(اردو ترجمہ المحلی لابن حزام جلد اول صفحہ ۵۱۔ناشر دارالدعوۃ والسلفیہ۔ شیش محل روڈ۔لاہور)

یہاں یہ عرض کرنا بھی ضروری ہے کہ علامہ ابن حزم کا یہ بھی قطعی عقیدہ تھا کہ اجماع صرف صحابہ کرام ہی کے اجماع کو کہا جا سکتا ہے۔

(الاحکام جلد ۴ صفحہ ۱۲۷۔ بحوالہ حیات امام ابن حزم ترجمہ صفحہ ۴۹۵۔ مترجم پروفیسر غلام احمد حریری سابق صدر شعبہ علوم اسلامیہ زرعی یونیورسٹی فیصل آباد۔ مندوب حکومت سعودیہ وممبر مشاورتی بورڈ حکومت پاکستان۔ ناشر غلام علی اینڈ سنز لاہور۔ اشاعت اول ۱۹۸۹ء)

☆......☆......☆......☆

افغانستان کے خودساختہ "امیر المومنین" کے کارنامے

سیاسیات پاکستان کے شہرت یافتہ تجزیہ نگار جناب توصیف احمد خان کے قلم سے:

"......مُلّا عمر نے کیا کیا کارنامے انجام دئے۔ سب سے پہلے انہوں نے اپنے آپ کو امیر المومنین بنایا۔ جس نے مخالفت کی اسے سولی پر لٹکایا۔ سولی نہ ہوتی تو درختوں پر لٹکا دیتے۔ قتل و غارت گری میں اسلام کا نام استعمال کیا.........۔ امیر المومنین نے جو اسلام نافذ کیا اس کے مطابق عورتوں کو گھروں میں بند کر دیا۔ باہر نکل آئے تو شٹل کاک برقع پہننا لازمی قرار دیا۔ لڑکیوں کی تعلیم پر پابندی لگا دی، سکول بند کر دئے گئے، خواتین کی ملازمت پر پابندی لگا دی گئی۔

یہ تو تھا ان کا خواتین کے سلسلہ میں اسلام۔ اب ذرا ان بچوں کی طرف آیئے۔ ان کو گانا گانے، کھیلنے، پتنگ اڑانے پر پابندی لگا دی گئی۔ کھیل کود کو غیر اسلامی قرار دیا گیا اور بس فٹ بال کھیلنے کی اجازت دی گئی۔ پاکستان نے فٹ بال ٹیم افغانستان بھیجی۔ جب کھلاڑی افغانستان گئے تو ان سب کے سروں پر بال تھے، واپس آئے تو سب کے سروں پر استرا پھیرا جا چکا تھا۔ اس کے بعد پاکستان نے کوئی ٹیم افغانستان نہیں بھیجی۔

پاکستان پہلا ملک تھا جس نے طالبان حکومت کو نہ صرف تسلیم کیا بلکہ متحدہ عرب امارات اور سعودی عرب کو بھی تسلیم کرنے پر زور دیا۔

.........پاکستان کے احسانات کا امیر المومنین نے جو جواب دیا وہ یہ کہ ۲۵ لاکھ افغان مہاجرین میں سے کسی ایک کو بھی واپس نہیں بلایا.........۔

دوسرا کارنامہ یہ انجام دیا کہ پاکستان کے سارے دہشت گردوں کو نہ صرف پناہ دی بلکہ سرپرستی بھی کی، مال بھی کھلایا۔ پاکستان نے دوسرے ممالک کے زور دینے پر مُلّا عمر کو پوست کی کاشت بند کرنے کے لئے کہا تو جواب دیا کہ ہم افیون پیدا نہیں کریں گے تو لوگوں کو کھانا کیسے کھلائیں گے۔ اس طرح دنیا بھر کو افیون، چرس اور ہیروئن سپلائی کرنے والا ملک افغانستان بن گیا.........۔

ملّا عمر نے پشاور کے ایک دینی مدرسے میں تعلیم حاصل کی۔ انہیں دنیا کا کچھ پتہ نہیں تھا۔ امریکہ کی دھمکیوں کے بارے میں ان کا خیال تھا کہ جس طرح روسیوں کو شکست دی گئی اسی طرح امریکیوں کو بھی بھگا دیا جائے گا.........۔

امیر المومنین نے اعلان کیا کہ خون کے آخری قطرہ تک قندھار میں جنگ کریں گے۔ امریکہ نے افغان دھڑوں کو متحد کر کے عبوری حکومت بنانے کا اعلان کر دیا۔ پشتونوں نے امیر المومنین کے خلاف بغاوت کر دی اور مُلّا عمر بغیر مقابلہ کئے قندھار سے بھی رخصت ہو گئے۔

اقوام متحدہ نے امیر المومنین کی حکومت کے خاتمہ کے بعد نئی حکومت کی اربوں ڈالر کی امداد کا اعلان کیا ہے.........."۔

(روزنامہ 'دن' لاہور ۱۰/دسمبر ۲۰۰۱ء صفحہ ۲)

یہود صفت مولویوں کا انجام

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۳/جولائی ۲۰۰۱ء میں فرمایا تھا:

"اس زمانہ میں بھی جو یہود صفت مولوی ہیں ان کا بھی وقت آنے والا ہے۔ یہ بات ٹل نہیں سکتی۔ جب اللہ تعالیٰ ان سے نفرت کرتا ہے تو ضرور ان کی نفرت دلوں میں پھیلائی جائے گی"۔

خدا تعالیٰ کے محبوب بندے کی زبان مبارک سے نکلنے والے یہ کلمات جس تیزی اور جس شان سے پورے ہوتے نظر آرہے ہیں اس پر مومنین کے دلوں سے بے اختیار تسبیح و تحمید اور اللہ اکبر کی صدائیں بلند ہوتی ہیں۔

الفضل انٹرنیشنل ہمیں کیوں پڑھنا چاہئے

اس لئے کہ:

- ......یہ مرکز سلسلہ اور آپ کے درمیان رابطہ کا ایک ذریعہ ہے۔
- ......اس میں درج ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام و خلفائے احمدیت کے ارشادات روحانی ترقی اور ازدیاد ایمان کا موجب بنتے ہیں۔
- ......اس میں ہمارے محبوب امام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات اور خطابات کا مکمل متن شائع ہوتا ہے۔
- ......یہ اہل علم حضرات کے ٹھوس علمی اور تحقیقی مضامین اور صاحب طرز شعراء کے کلام کے ذریعہ دنیا بھر کی دینی اور اخلاقی تربیت میں ایک اہم کردار ادا کرتا ہے۔
- ......یہ ایک روحانی چشمہ ہے جو آپ کی اور آپ کی نسلوں کی روحانی اور علمی سیرابی کا موجب ہے۔ اس سے فائدہ اٹھایئے اور آج ہی الفضل انٹرنیشنل اپنے نام جاری کروایئے۔

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَّ سَحِّقْهُمْ تَسْحِيْقًا

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔